ضیائے ہفت رخشاں

سلیم اختر فارانی

علگ

Marfat.com

Marfat.com

۱۹۱

ضیائے ہفت رختاں

[stamp]

(حمد و نعت)

سلیم اختر فارانی

ایوانِ حمد و نعت ◎ پاکستان

Marfat.com

111258

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	←	ضیائے ہفت رخشاں
طبع اول	←	۱۹۹۹ء
مصنف	←	سلیم اختر فارانی ۳۔ گوبند گڑھ گوجرانوالہ
اہتمام	←	محمد اقبال نجمی
ترتیب	←	عاطف کمال رانا
پروف	←	پروفیسر سجاد مرزا
کمپوزنگ	←	سجاد کمپوزنگ سنٹر نزد ریجنٹ سینما۔ گوجرانوالہ
ناشر	←	ایوان حمد و نعت پاکستان
تقسیم	←	فروغ ادب اکادمی

۸۸۔ بی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ فون : 251603

Marfat.com

انتساب

اپنے مرحوم و مغفور والدین کی یادوں اور شفقتوں کے نام

Marfat.com

ضیائے ہفت رخشاں از فروغ سید عالم
تراشد برردائش صدہا خورشید و قمر بینم
سلیم اختر فارانی

Marfat.com

فہرست

○ ترجمہ آیتہ الکرسی 9

○ ترجمہ آیات حشر 11

حمدیں

○ نغمہ توحید سے گونجے ہیں سب کوہ ودمن 12

○ درس اقرا بھی دیا لوح و قلمدان بھی دیا 13

○ کہیں صحرا کی وسعت میں کہیں ہے کہساروں میں 15

○ ہر ایک شے میں جلوہ کناں ہے کمال ذات 17

○ خالق اکبر اللہ اکبر اللہ ہو اللہ اکبر 18

○ بحمد اللہ چھڑا جب ذکر اللہ ہو گلستاں میں 19

○ خالق ارض و سما پردے میں کیوں مستور ہے 21

○ وہ ایک نور جو نیرنگی حیات میں ہے 22

○ لاریب رب کون و مکاں تیری ذات ہے 23

○ اللہ اللہ کرتے رہنا اسم اعظم لکھتے رہنا 24

○ خوشبو تری موجود ہے ہر روح میں تن میں 25

○ نور وحدت سے عقیدت اتنی دیوانے کو ہے 26

○ ہر پتے ہر گل میں خنداں اللہ کے قرباں کی خوشبو 27

نعتیں

○ وہ جس نے لا کا دیا جلایا میں ان کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں 29

○ کیا کرب بلا احساس زبوں پیہم تھا غم کے سائے میں 30

○ ظہور آیہ رحمت سے بدلے اب اجالوں میں 31

○ عجب معجز نمائی میں نے دیکھی نور ایماں میں 32

○ زینت ہیں کائنات کی رشد ھدیٰ کے پھول 33

○ نبوت ختم ہے جن پر محمد ﷺ وہ پیمبر ہیں 35

○ حضورؐ آئے خدا کا آخری پیغام آیا ہے 36

○ نہاں رکھتا ہوں حرمین مقدس کو میں سینے میں 37

○ باغ جہاں میں آپ آئے تو پھول کھلے ہر ڈالی سے 39

○ قرطاس پہ مہکے ہوئے انفاس رقم ہیں 41

Marfat.com

○ گذر جو باد طیبہ کا ادھر اک بار ہو جائے 43

○ جب حدیث آیہ رحمت بیان کرتا ہوں میں 44

○ ظہور حسن کل نے کائنات گل سنواری ہے 45

○ ان اشکوں ہی سے میں نے لوح قلب و جاں نکھاری ہے 47

○ بجا عاصی ہوں لیکن ان سے نسبت اب بھی رکھتا ہوں 49

○ نہیں بڑھ کر کوئی بلد الامیں کے مدینے سے 50

○ اس نے آکر یہاں ارض بے آب پر خاک بے رنگ کو گل زمیں کر دیا 51

○ مرحبا قبلہ دیں کعبہ ایماں ہیں رسول 52

○ جانب شہر نبیؐ اے رہرواں چلتے رہو 53

○ بارک اللہ کس قدر ہے دل نشین تیری لگن 54

○ تصور میں جو دیکھیں خوبصورت مہ جبیں آنکھیں 55

○ رسول اللہ کے احکام پر چلنا ضروری ہے (نظم) 57

○ کتاب زیست کے اوراق پر خیرا لبشر لکھ دے (نظم) 59

○ عید میلاد النبیؐ پر ہے بہاروں کی ضیا 61

○ روئے اقدس کی ہر سو روشنی ہے ان فضاؤں میں 63

○ وہ شعلہ جو کلیم اللہ نے دیکھا طور پر روشن 65

○ طیبہ کی سمت نور کے چلتے رہے چراغ 66

○ نکہت نور حقیقت اور گل افشاں مہک 67

○ ضیائے ہفت رخشاں رہگذر میرے نبی کی ہے 68

○ ارض طیبہ سے صبا ہر آن ہی لاتی رہی 69

○ کبھی دی عدل و احساں کی کبھی کردار کی خوشبو 70

○ بڑی شیریں زباں سے والب گفتار کرتا ہے 71

○ ہو گئی کافور ظلمت نور برساتیں ہوئیں 73

○ جب بھی ہم ہاتھ میں قندیل حرا لیتے ہیں 74

○ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ سراج قلب ایماں ہیں 75

○ بہت روشن چراغ حسن فن ہے 76

○ نور ختم الرسل کہکشاں آسماں 77

Marfat.com

○ حسن تخیل کی شاعری کی کرن	78
○ ذکر نبیؐ سے اختر ہر قلب و جاں ہے روشن	79
○ مجھ کو ہے اسلام کی دیرینہ عظمت کی تلاش	80
○ مصحف اللہ اکبر ہے ترے جزدان میں (نظم)	81
○ وہ ایک پیکر ہیں خوشبوؤں کے کہاں نہیں ہے خرام ان کا	83
○ یہ مرا ننھا سا بھائی جو مری آغوش کی زینت ہوا (ترجمہ)	84
○ پھر زباں پر بات آئی سیرت و کردار کی	85
○ عدیل کون تھا اس کا ہزار صد میں بھی	86
○ تو سورۃ اخلاص قل ھو اللہ سے دل کو اپنے قوی بنا لے	87
○ سرکار دو عالم ہی کے عرفاں کا اثاثہ	91
○ ظلمت میں ہیں آقا ترے افکار اجالے	92
○ مال و زر دنیا کا وہ نخچیر نہیں ہے	93
○ سرکار کی صورت اور سیرت سب نبیوں میں محمود ہوئی	94
○ مہر حرا سے جلوہ نما طور ہو گیا	95
○ جواہر ہیں یہ برگ و گل خیابان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے	96
○ جہان حسن و رعنائی رسول محترم سے ہے	97
○ شب اسریٰ جو آئے عرش پر محفل جمی ان کی	98
○ اس جیسا کب دیکھا کوئی کیسا دلکش چہرہ تھا	99
○ اگرچہ پت جھڑ کی رت ہے اختر مگر میں فصل بہار میں ہوں	100
○ طلوع آفتاب رسالت (نظم)	101
○ نصیب میں جو خدا کے پیارے نبیؐ کی یا رو وہ دید ہو گی	110
○ سبھی زائر گلستان رسول اللہ میں آئے	111
○ مبارک ہو زمین والو! رسول اللہ آئے ہیں	112
○ دین رسول پاک کو قوت سے تھام کر	113
○ رنگ و خوشبو سے مہکتی انجمن میں آ گئے	115
○ حضورؐ آئے گلستان محبت میں بہار آئی	117
○ بحمد اللہ شعور جذب الفت داشتم دارم	118

Marfat.com

○ ہے کرم مجھ پر رسول اللہ کی تنویر کا 119

○ اسم رسولؐ پاک سے شاداں کئے ہوئے 121

○ مینائے رسالت کی ہے صہبا میرے آگے 122

○ لکھ رہا ہوں قبلہ رو ہو کر جو میں نعت نبی 123

○ دنیا پہ کتنی رحمت رب غفور ہے 125

○ رسول آئے بر آئی نوع انسان کی امنگ آخر 126

○ اصناف شاعری میں ہی صنف تام ہے 127

○ نور نبی کا دل میں نہاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے 129

○ لے کر آئے میرے آقا نور ھدیٰ لادینوں میں 130

○ نور حبیب سید ابرار مل گیا 131

○ محفل نعت سے ہر شخص ہی شادان نکلا 133

○ سیرت کو نئے طور سے کرنا ہے عیاں اور 135

○ مردان پر اسرار (نظم) 137

○ تصور میں کیا کیا نہ ہم دیکھتے ہیں 139

○ اے خوشا غار حرا ہی تھا شبستان رسولؐ 141

○ تذکرہ صحرا میں جس کی گلشن آرائی کا ہے 143

○ نہ فردوس بریں میں ہے نہ ہے وہ باغ رضواں میں 145

○ ثنا کیا ہو سکے ہے انس و جاں سے 147

○ جب ذکر نبیؐ ہو محفل میں کافور اندھیرا ہوتا ہے 148

○ آپ آئے تو سمٹے سائے ہر سمت ظہور نور ہوا 149

○ رخشندہ تر ہے اسم نبیؐ تابندہ نظر ہر گوہر سے 151

○ اک ذکر رسولؐ اکرم ہی پر آتے جاتے دم سے ہے 152

○ تسکین دل کو ملتی ہے شیریں کلام سے 153

○ سید عالم کے یاروں ماہ پاروں کو سلام 154

○ شب معراج را از مہر و مہ رخشندہ تر بینہ 156

○ آراء - حفیظ تائب - ڈاکٹر عرش صدیقی - پروفیسر اسرار احمد سہاوری - ڈاکٹر ریاض مجید - پروفیسر حسین سحر - پروفیسر اکرم رضا - محمد اقبال نجمی

Marfat.com

ترجمہ آیتہ الکرسی

ہو کوئی معبود اللہ کے سوا ممکن نہیں
اور ہو مسجود اللہ کے سوا ممکن نہیں

تھامنے والا وہی ہے اور ہے زندہ وہی
ہے فنا سب کے لئے ہی پر ہے پائندہ وہی

نیند ہو یا اونگھ اس کو آنہیں سکتی کبھی
عقل و دانش کھوج اسکا پا نہیں سکتی کبھی

سب اسی کا ہے زمینوں آسمانوں میں جو ہے
مال یہ سب ہے اسی کا دو جہانوں میں جو ہے

کون ہے جو بارگاہ رب اکبر میں سفارش تک کرے
کس کی جرات بے اجازت وہ گزارش تک کرے

Marfat.com

جانتا سب کچھ ہے وہ جو ہے نہاں مخلوق پر
اور وہ بھی جو کیا اس نے عیاں مخلوق پر

راز ہر اک شے کا کوئی کھول سکتا ہی نہیں
اس کی معلومات پر وہ بول سکتا ہی نہیں

ہاں مگر وہ جس کو چاہے روشنی دے علم کی
جگمگائے قلب کو اور چاندنی دے علم کی

اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں پر محیط
عقل و دانش نور سے معمور سینوں پر محیط

کوئی مشکل ہی نہیں اس کے لئے سب تھامنا
اس کی قوت کا کوئی کیا کر سکے ہے سامنا

وہ عظیم المرتبت برتر رفیع الشان ہے
لائق تعظیم۔ اس کا ہر طرح فرمان ہے

Marfat.com

ترجمہ آیات حشر

نہیں ہے کوئی بھی معبود اللہ کے سوا لوگو
نہاں کو اور عیاں کو جاننے والا وہی تو ہے
نہیں ہے کوئی بھی مسجود اللہ کے سوا لوگو
بڑا راحم رحیم و مہربان ہے وہ
نہیں کوئی جو ہو مسجود اللہ کے سوا لوگو
بس اللہ ہے
وہی تو بادشاہ ہے پاک ہے شفاف اس کی ذات ہے سب سے
محافظ اور نگہباں بھی وہی تو ہے
وہی ہے امن عالم کا جو مظہر ہے
وہی تو ہے جو ہر بگڑی بناتا ہے
بڑی ہی عظمتوں والا وہ اللہ ہے
شریک اس کا جو ٹھہرائیں غلط ہیں لوگ وہ سارے
شریک اس کا نہیں کوئی احد ہے پاک ہے وہ تو
وہ خالق ہے مصور ہے حسیں چہرے بناتا ہے
بڑے ہی خوب صورت اس کے سارے نام ہیں لوگو
ہر اک شے اس نے جو تخلیق کی ہے ان زمینوں آسمانوں میں
بہت تسبیح اس کی اور عبادت کرتی رہتی ہے
وہی تو صاحب حکمت رفیع الشان اللہ ہے

Marfat.com

ثناء ۔ دعا

نغمہ توحید سے گونجے ہیں سب کوہ و دمن
زمزمہ پیرا ہوئے گلشن میں مرغانِ چمن

تو حسیں ہے خوبصورت ہے یہ تیری کائنات
لہلہاتے ہیں زمیں پر جابجا سرو وسمن

کرکے شبنم سے وضو تسبیح کرتے ہیں تری
رنگ و خوشبو سے معطر ہیں گلوں کے پیرہن

خوشنما خوش رنگ پھولوں کے حسیں یہ قافلے
کوہساروں مرغزاروں میں ہوئے ہیں خیمہ زن

سب عطا تیری ہے اپنا کچھ نہیں ہے اے خدا
شاعرانِ خوش نوا کو تو نے بخشا حسنِ فن

گنگ ہیں تیری ثنا میں سب کے سب علم الکلام
حمد میں خالق تری عاجز ہے ہر شیریں سخن

کر خدا کو یاد اختر عاقبت کی خیر مانگ
"تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن"

Marfat.com

درس اقرا بھی دیا لوح و قلمداں بھی دیا
للہ الحمد ہمیں جذبہ ایماں بھی دیا

دیکھیں جس سمت بہر سو ہے جمال فطرت
منظر دشت و جبل حسن گلستاں بھی دیا

گرمئی شوق عطا سرد رتوں کو کر دی
ظلمت شب میں خنک نور شبستاں بھی دیا

اپنے بندوں کو دیا جذبہ دل جذب دروں
ان کو دنیا میں جو بھیجا تو یہ ساماں بھی دیا

میرے معبود تیرا کتنا کرم ہے ہم پر
اپنا محبوب نبیؐ احمدؐ ذی شاں بھی دیا

رونما آپؐ ہوئے بن کے مجسم ایثار
درس انصاف و کرم شفقت و احساں بھی دیا

Marfat.com

جو ہے رخشندہ تریں مہر و قمر کی ضو سے
مصحف حسن مبیں نور فروزاں بھی دیا

اپنے بندوں کو عطا تو نے کیا ہے سب کچھ
تخت جمشید دیا تاج سلیماں بھی دیا

جو تری راہ میں کام آئے ہیں تو نے ان کو
جام کوثر بھی دیا چشمہ حیواں بھی دیا

مجھ سے عاصی پہ ترا یہ بھی کرم ہے مولا
منفعل ہونے کو اک دیدہ گریاں بھی دیا

گنگناتا ہوا اٹھوں گا اسے حشر کے دن
اپنی رحمت سے مجھے "نغمہ فاراں" بھی دیا

تو نے کامل کیا اکملت لکم دیں کہہ کر
اپنے بندوں کی ہدایت کو یہ قرآں بھی دیا

Marfat.com

کہیں صحرا کی وسعت میں کہیں ہے کوہساروں میں
طلسم حسن فطرت گنگنایا آبشاروں میں

اندھیرے جب سمٹتے ہیں تو ہوتا ہے ظہور اس کا
دھنک کے دل ربا اور خوشنما رنگیں نظاروں میں

منور ہے معطر ہے اسی سے گلشن ہستی
نکلتے ہیں شگوفے پھول پتے شاخساروں میں

نظر آتے ہیں جگنو سے چمکتے دور ساحل پر
ابھرتے ڈوبتے آفاق کے دھندلے کناروں میں

منور کر دیا خورشید کو اپنی حرارت سے
وہ ہر سو نور بن کر جگمگایا چاند تاروں میں

وہ خود بھی حسن کامل ہے حسیں ہے کائنات اس کی
بڑی ترتیب دیکھی ہم نے فطرت کے اشاروں میں

Marfat.com

عطائے رحمت عالم ہے عصر نو کی شادابی
نہیں کوئی کشش جھوٹے اداروں خامکاروں میں

جو پہلے چھینتے ہیں رزق پھر دیتے ہیں دکھ دیکر
انہیں شامل یہ کس نے کر دیا پروردگاروں میں

بہرصورت رسومات کہن کو ٹوٹنا ہوگا
رہے گا کب تلک کوئی مقید ان حصاروں میں

میں اس کے پاؤں بڑھ کر چوم لوں گا پھر عقیدت سے
کوئی لکھدے جو میرا نام بھی سیرت نگاروں میں

میں لکھتا ہوں سدا حمد و ثناء کی روشنائی سے
فروزاں ہے مرا دیوان اختر برق پاروں میں

Marfat.com

ہر ایک شے میں جلوہ کناں ہے کمال ذات
تزئین کائنات ہے حسن و جمال ذات

سارے زمانے اس کے تصور میں گم ہوئے
بے حد و بے کنار ہے ماضی و حال ذات

چھایا ہے اس کا لطف و کرم کائنات پر
پروردگار کوئی نہیں ہے مثال ذات

اس پر بھی ذات پاک کا دست کرم رہا
آیا نہیں ہے جس کو کبھی بھی خیال ذات

آہنگ بے عدیل ہے قرآں کی شکل میں
ارض و سما میں گونج رہا ہے مقال ذات

کرسی اسی کی دونوں جہانوں کو ہے محیط
کیسے ہو کوئی دونوں جہاں میں مثال ذات

مٹ جائیں ایک چشم زدن ہی میں بستیاں
دیکھا نہیں ہے تم نے کبھی یہ جلال ذات

بڑھتا ہے مسکراتے ہوئے جانب اجل
مومن کے واسطے ہے یہ اختر وصال ذات

Marfat.com

خالق اکبر اللہ اکبر اللہ ہو اللہ اکبر
بے مثل و یکتا و برتر اللہ ہو اللہ اکبر

کون و مکاں پر چھائی ہوئی ہے رحمت اس کی شفقت اس کی
سایہ اس کا ہر اک سر پر اللہ ہو اللہ اکبر

خوشبو جو محسوس ہے لیکن آنکھیں اس کو دیکھ نہ پائیں
پھر ہم اس کو دیکھیں کیوں کر اللہ ہو اللہ اکبر

کاہکشاؤں دنیاؤں میں نور اسی کا جاری ساری
اس کی ذات ہے سب کا محور اللہ ہو اللہ اکبر

رنج و محن میں صبر و رضا کا درس دیا ہے اس نے ہم کو
کرتا ہے۔ دکھ دور وہ یکسر اللہ ہو اللہ اکبر

کافر ظالم آخر سارے سب اپنے انجام کو پہنچے
فرعون و نمرود و آذر اللہ ہو اللہ اکبر

دور خلاؤں کی وسعت میں گرداں سورج چاند نجوم
ان سب کا ہے تو ہی رہبر اللہ ہو اللہ اکبر

عجز طبع سے عاجز ہے یہ پھر بھی اپنی زباں سے ہر پل
حمد و ثناء کرتا ہے اختر اللہ ہو اللہ اکبر

Marfat.com

بحمد اللہ چھڑا جب ذکر اللہ ہو گلستاں میں
گلوں نے خوشبوؤں کے پیرھن پہنے خیاباں میں

لیا جو اسم اعظم مضطرب دل کو قرار آیا
سکوں کی لہر سی اٹھی میرے قلب پریشاں میں

تو پنہاں ہے مگر ہر جا ہے تیرا نور جلوہ گر
قمر کے روئے روشن میں ضیائے مہر تاباں میں

نظر کے سامنے بھی ہیں مگر ہیں بے شمار اب بھی
چھپی ہیں کہکشائیں چرخ گرداں کے گریباں میں

تو خالق ہے جو چاہے تو گدا کو بادشا کر دے
کمی کیا ہے تری رحمت کے اس بحر فراواں میں

یونہی بہتی رہیں چاندی کی نہریں کوہساروں سے
یونہی اگتا رہے سونا گلستاں میں بیاباں میں

کریں قربان تن من دھن رسولؐ اللہ کی حرمت پر
حمیت اور غیرت پھر سے پیدا ہو مسلماں میں

نظر کس کی لگی ہے خطہ کشمیر کو مولا
خزاں کا رنگ کیوں شامل ہوا فصل بہاراں میں

قوی دشمن سے پنجہ آزمائی ہے مدد فرما
حیات و موت کا یہ معرکہ ہے کفر و ایماں میں

Marfat.com

حفاظت ان کی فرما اے خدا نصرت عطا کر دے
یہ غازی جو نہتے ہی چلے آئے ہیں میداں میں

بہت لاچار ہیں بے بس ہیں مولا رحم کر اپنا
کہ اب تو اشک بھی باقی نہیں ہیں چشم گریاں میں

یہ چہرے ہی تو تیری ذات کی حکمت کے مظہر تھے
دراڑیں خوف کی کیوں پڑ گئیں ہیں روئے انساں میں

حصار مصحف انور سے جو نکلے ہوئے رسوا
منور ہم بھی تھے جب تک رہے نور فروزاں میں

جدھر دیکھو ہوس کی گرم بازاری ہے ہر جانب
حرارت اب نہیں ایمان کی باقی دل و جاں میں

نہیں ہے راستہ کوئی نہ ہے رخت سفر کوئی
بھٹکتا پھر رہا ہے قافلہ دشت و بیاباں میں

مدد کر اے خدا میری کہ سجدہ ریز ہوں کب سے
میں تیرے باب عالی پر تری رحمت کے ایواں میں

نہیں اختر کی کوئی آرزو اس سے سوا مولا
ہو اس کا ذکر بھی نغمہ گران نغمات فاراں میں

Marfat.com

خالق ارض و سما پردے میں کیوں مستور ہے
کس لئے خود کو چھپانے کے لئے مجبور ہے

وہ نظر آتا تو ہے اپنے مظاہر میں یہاں
دیکھنے سے چشم انساں ہی مگر معذور ہے

سایہ داماں ہے اس کا ساری کائنات پر
پر ہماری دسترس سے وہ بہت ہی دور ہے

اس کے در پر سب بھکاری ہیں سلاطین جہاں
بندہ بے دام اس کے سامنے فغفور ہے

وہ الہ ہے رام بھی بھگوان بھی رحمان بھی
دل نشیں اسما ہیں سارے جن سے وہ مشہور ہے

روشنی ہی روشنی ہے وہ تو اپنی ذات میں
جس کی کوئی حد نہیں ہے وہ سراپا نور ہے

وہ تو ہے مخلوق پر اپنی شفیق و مہرباں
وہ ہمیں جس حال میں رکھے ہمیں منظور ہے

مرحبا صد مرحبا لا ریب فی ام الکتاب
نوع انساں کے لئے آئین ہے دستور ہے

کر عطا اختر کو بھی ادراک کا نور مبیں
نفس امارہ کی زندان میں ابھی محصور ہے

Marfat.com

وہ ایک نور جو نیرنگیِ حیات میں ہے
فروغ اس کا ہی رخشندہ کائنات میں ہے

کہاں سے سبزہ ، خودرو نے یہ نمو پائی
کہاں کدھر سے یہ روئیدگی نبات میں ہے

تمام ہوتا ہے یہ سلسلہ یہیں آ کر
ہر ایک چیز کا مبدا حریم ذات میں ہے

کبھی ہے دھوپ کی صورت کبھی ہے تاریکی
فنا کا رنگ نمایاں ہر اک ثبات میں ہے

قبول کر کہ فرار اس سے ہو نہیں سکتا
وہ ایک شے کہ ہمیشہ سے تیری گھات میں ہے

ہیں اک شجر کے ثمر ذائقے الگ لیکن
مزا جو جیت میں ہوتا نہیں وہ مات میں ہے

جہاں ہو جبر و تشدد پئے سکون وہاں
سلامتی کا تصور محاربات میں ہے

اگرچہ کج ہیں پہ لرزاں نہیں ہیں دست و قلم
کہ روشنائی ابھی کچھ مری دوات میں ہے

رہے گی جہل کے لشکر سے میری جنگ اختر
ابھی تو علم کی شمشیر میرے ہاتھ میں ہے

11258

Marfat.com

لا ریب رب کون و مکاں تیری ذات ہے
دنیا جہاں کے ورد زباں تیری ذات ہے

ہر آنکھ دیکھتی ہے مظاہر نئے نئے
ہو کر نہاں بھی سب پہ عیاں تیری ذات ہے

شمس و قمر یہ کاہکشاں کوکبان شب
ہر آئینے سے نور فشاں تیری ذات ہے

بے حد و بے کنار ہے تو اس کے باوجود
ننھے سے زندہ دل میں نہاں تیری ذات ہے

جاں آفریں ہے تو تو جہاں آفریں بھی تو
جاری و ساری روح رواں تیری ذات ہے

بے بس جہاں مصائب دنیا کریں ہمیں
ہمدرد و چارہ ساز وہاں تیری ذات ہے

جس نے پڑھا کلام ترا تیرا ہو گیا
قرآن کا یہ سحر بیاں تیری ذات ہے

Marfat.com

اللہ اللہ کرتے رہنا اسم اعظم لکھتے رہنا
اک حلقے کی صورت سارے مل کر باہم لکھتے رہنا

شاعر ہو تم پاس تمہارے لوح بھی ہے اور خامہ بھی ہے
کیا غم ہے گر ہو بھی جائے کوئی برہم لکھتے رہنا

اسم اعظم کی جگمگ سے ساری دنیا روشن ہوگی
رخشندہ پائندہ ہے یہ اس کو پیہم لکھتے رہنا

علم و دانش کی حرمت پر داغ نہ آئے رسوائی کا
میٹھی شے کو میٹھی کہنا، سم ہو تو سم لکھتے رہنا

روشن رکھنا اپنے دل کو نقش جلی سے ذکر خفی سے
اجلے ہیں بس ذکر خدا سے دونوں عالم لکھتے رہنا

عجلت میں تحریر کا منظر اکثر دھندلا جاتا ہے پر
شائستہ خوشرنگ سخن کو رک رک تھم تھم لکھتے رہنا

ہر شے کو تخلیق کیا ہے اس نے اپنی قدرت ہی سے
حاضر و ناظر ہو جاتا ہے وہ قائم دائم لکھتے رہنا

حرص و آز کی اس دنیا میں حق سچ کی تحریر رقم کی
اختر یہ لازم ہے جب تک دم میں ہے دم لکھتے رہنا

Marfat.com

خوشبو تری موجود ہے ہر روح میں تن میں
دل بن کے دھڑکتا ہے تو انساں کے بدن میں

محسوس ہے ہر لمحے قریب رگ جاں ہی
کیوں ڈھونڈنے جائیں تجھے صحراؤں میں بن میں

جو مانگا ہے تجھ سے وہ ملا چشم زدن میں
پیدا تیری یادوں سے ہے تاثیر سخن میں

یہ مقصد ہستی نہیں کیوں رنج اٹھائیں
مال و زر دنیا ہی کے احساس فتن میں

لا ریب خسارہ ہے فقط ان کا مقدر
جو لوگ پڑے رہتے ہیں تشکیک میں ظن میں

شبنم سے وضو کرکے تری یاد میں مہکیں
تسبیح تری کرتے ہیں سب پھول چمن میں

روشن ہے تری ذات سے یہ عالم امکاں
ہے نور ترا مہر منور کی کرن میں

ہر شہر اذانوں کا رہے حد ابد تک
اونچا ہی رہے نام ترا میرے وطن میں

ہے تیری محبت کا کرشمہ مرے مولا
اختر کے سخن اور مناجات کے فن میں

Marfat.com

نور وحدت سے عقیدت اتنی دیوانے کو ہے
شمع سوزاں سے محبت جتنی پروانے کو ہے

پھر مہک اٹھے گا عالم خوشبوئے توحید سے
گیسوئے عنبر فشاں رحمت کا لہرانے کو ہے

کیوں یقیں آتا نہیں ہے خوگر محسوس کو
حسن فطرت ہر جگہ موجود سمجھانے کو ہے

سچ تو سچ ہوتا ہے اس کو آنچ آسکتی نہیں
حق تو باقی ہی رہے گا کفر ہی جانے کو ہے

منعکس ہوں۔ قرن اول کے وُہی شام و سحر
احتیاج اس عکس کی ہر آئینہ خانے کو ہے

بجلیوں کی روشنی سے ہی وہ ہو جاتا ہے راکھ
جو خس و خاشاک ہوتا ہے وہ جل جانے کو ہے

رنج فرقت پارہ پارہ کر بھی دے تو غم نہیں
مرحبا یاد نبیؐ جو زخم سہلانے کو ہے

آیہ لا تقنطو ہے روشنی کی اک کرن
قلزم نور مبیں اختر امڈ آنے کو ہے

Marfat.com

ہر پتے ہر گل میں خنداں اللہ کے فرمان کی خوشبو
پھیل گئی ہے دنیا بھر میں سورہ رحمٰن کی خوشبو

نور اس کا ہے شمس و قمر میں کاہکشاں کے تاروں میں
ہر گلشن میں بحر و بر میں پھیلی ہے قرآن کی خوشبو

غار حرا کی روشن کرنیں تاریکی پر چھائیں ہر سو
اجلے اجلے پس منظر میں روشن ہے ایمان کی خوشبو

حمد و ثنا میں حور و غلماں اور فرشتے محو دعا ہیں
پھیل گئی ہے عرش بریں پر اللہ کے مہمان کی خوشبو

آتی ہے مہکاتی ہے یہ لالہ زاروں گل زاروں کو
ختم الرسل مولائے کل کی نبیوں کے سلطان کی خوشبو

گل ہائے توحید کی خوشبو ہر اک خالی دامن میں ہو
بن جائے طیبہ کی خوشبو میرے پاکستان کی خوشبو

اول وہ ہیں آخر وہ ہیں سب موسم ہیں ان کے اختر
رہتی دنیا تک مہکے گی پاک نبیؐ ذی شان کی خوشبو

Marfat.com

نعتیں

Marfat.com

وہ جس نے لا کا دیا جلایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں
دلوں پہ نقش خدا سجایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

محبتوں کا نصاب لایا وہ لے کے ام الکتاب آیا
کلام رب جہاں سنایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

وہ ایک امی کہ علم و دانش میں جس کا ہمسر نہیں ہے کوئی
وہ جس نے لکھنا مجھے سکھایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

وہ ماہ طیبہ وہ مہر بطحا وہ جس کے نقش قدم کی ضو سے
یہ سارا عالم ہے جگمگایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

ہو کوئی اپنا یا غیر کوئی وہ سائباں ہے ہر ایک سر پر
زمانے بھر پر ہے جس کا سایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

وہ کتنا راحم ہے عاصیوں پر کہ رب اکبر کی بارگہ سے
شفاعتوں کی گلیم لایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

رؤف ہے وہ رحیم ہے وہ کریم و خلق عظیم ہے وہ
دلوں میں بن کر سکوں سمایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

ملے وہ حکمت کہ جو بھی لکھوں میں اس کے شایان شان لکھوں
مجھے یہ قدرت، بھی دے خدایا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

رسول اکرمؐ کی ذات اقدس پہ لکھنا آساں نہیں تھا اختر
میری سمجھ میں یہی نہ آیا میں اس کی سیرت پہ لکھ رہا ہوں

Marfat.com

کیا کرب بلا احساس زبوں پیہم تھا غم کے سائے میں
صد شکر خدا میں آپہنچا پھر اپنے حرم کے سائے میں

ہر حال گزرنا تھا ان کو یہ عمر گریزاں گزری ہے
ہنگام مسرت میں گاہے گہ رنج و الم کے سائے میں

یہ آمد و شد ہی سانسوں کی منزل کی طرف لے جاتی ہے
چل لیتا ہوں میں ایک قدم ہر آتے دم کے سائے میں

مٹی میں ملی سب شان کئی جمشید کی عظمت راکھ ہوئی
کل کیا ہوگا نہ دیکھ سکے وہ جام جم کے سائے میں

اقرا نے عطا کی لوگوں کو یہ علم و عرفاں کی دولت
اک نور کا دریا بہتا ہے رشحات قلم کے سائے میں

اس حرب و ضرب کی دنیا میں یہ امن و اماں کا مرکز ہے
محفوظ ہوا مامون ہوا جو آیا حرم کے سائے میں

ہوگی نہ کہیں بھی جائے اماں محشر کے سلگتے میداں میں
پر کیف سکوں حاصل ہوگا حاشر کے علم کے سائے میں

آفاق کے ہر اک گوشے میں ہے نور تہامی جلوہ گر
محفوظ ہوا ہے اپنا سفر اس ابر کرم کے سائے میں

اچھوں کو برا جو کہتے ہیں بچ ان کے سائے سے اختر
ذلت ہی مقدر ہے انکا جو لوگ ہیں ذم کے سائے میں

Marfat.com

ظہور آیہ رحمت سے بدلے اب اجالوں میں
اندھیرا تھا بہت گزرے ہوئے تاریک سالوں میں

منور ہے معطر ہے مرا دل ہے حرا گویا
وہ رہتے ہیں مرے تخیل میں' میرے خیالوں میں

صداقت پر یقیں رکھتا ہوں مفروضے نہیں ہیں یہ
ہے ذکر رحمت للعالمیں میرے حوالوں میں

منور ہو گیا عالم ظہور نور وحدت سے
گرے بت منہ کے بل سارے صنم خانوں شوالوں میں

بحمد اللہ ثنائے خواجہ طیبہ کے صدقے سے
ہمارا ذکر بھی ہونے لگا ہے خوش خصالوں میں

ثنا میں اس کی ہر صنف سخن مجبور و عاجز ہے
ستائش اس کی ممکن ہی نہیں نظموں مقالوں میں

بہت ناداں ہیں جاہل ہیں یہ مشرک "یسعلونک"
نہاں ہیں سب جواب ان کی کتابوں میں سوالوں میں

وہ تار عنکبوت ان کے لئے اک سد آہن تھی
الجھ کر رہ گئے کافر وہ سب مکڑی کے جالوں میں

طلوع صبح نو کے منتظر سب لوگ تھے اختر
چھٹی تاریکیاں تو آگئے سارے اجالوں میں

Marfat.com

عجب معجز نمائی میں نے دیکھی نور ایماں میں
بہار بے خزاں آئی ہے صحرا میں بیاباں میں

رگ و پے میں رسولؐ اللہ کی الفت سمائی ہے
زر خالص اگر ہے بس یہی ہے جیب و داماں میں

زباں پر نام نامی جب رسولؐ اللہ کا آتا ہے
سکوں کی لہر سی آتی ہے پھر قلب پریشاں میں

جمال باغ رضواں منظر فردوس ہے گویا
سمٹ آیا ہے سارا حسن طیبہ کے خیاباں میں

شب ہجراں بیاد سید عالم حسیں آنسو
نمو پاکر امڈ آتے ہیں میری چشم گریاں میں

عطا اللہ نے کی ہے نبیؐ کو اپنی زیبائی
یہ دل کش حسن و رعنائی کہاں سے آئے خوباں میں

جہاں، نقش کف پائے رسولؐ اللہ سے روشن ہے
نہیں ایسا منور کوئی کوکب چرخ گرداں میں

وہ روح عصر ہیں ہر دوز میں! نور ھدیٰ ان کا
حیات سرمدی بن کر رواں ہے ہر دل و جاں میں

نظر کے سامنے اختر ہے کیسا دل ربا منظر
ثنا خواں ہیں طیور خوشنما صحن گلستاں میں

Marfat.com

زینت ہیں کائنات کی رشد و ھدیٰ کے پھول
سرمایہ حیات ہیں عجز و وفا کے پھول

ہونے لگا ہے خامے سے رشحات رنگ و نور
قرطاس دل پہ پھیلے ہوئے ہیں حنا کے پھول

تاریکیاں سمٹ کے اجالوں میں ڈھل گئیں
ہاتھوں میں ہیں حضور کے نور خدا کے پھول

نکہت فشاں ہیں دہر میں اقراء کے نور سے
بے مثل و بے عدیل ہیں غار حرا کے پھول

دیتے ہیں روشنی یہ رہ مستقیم کو
میرے رسولؐ پاک مرے رہ نما کے پھول

عنقا ہوئی جہاں سے ہر اک مرض لا دوا
اللہ کے رسولؐ نے بخشے شفا کے پھول

اسریٰ کی شب حضور کو اللہ نے دیئے
لے کر وہ آئے فرش پہ عرش علیٰ کے پھول

Marfat.com

ہر لب پہ آج ذکر رسول کریم ہے
ہیں مشکبار کتنے ہی صوت و صدا کے پھول

ہے سنت رسولؐ خدا باد نو بہار
کھلتے رہیں گے ہر جگہ صوت و صدا کے پھول

لازم ہے فن نعت میں پختہ ہو شاعری
مہکیں ہر ایک شعر میں حسن ادا کے پھول

جاؤں گا میں حضور کے در پر اسی طرح
لب پر درود ہاتھ میں. صل علیٰ کے پھول

جو کھل رہے ہیں نقش کف پا کی شکل میں
پلکوں سے چومتا ہوں رہ مصطفیٰؐ کے پھول

اختر غلام سید خیر البشر ہوں میں
ڈھلتے رہیں گے نعت میں میری نوا کے پھول

Marfat.com

نبوت ختم ہے جن پر محمدؐ وہ پیمبر ہیں
نقیب رب بحر و بر ید اللہ اکبر ہیں

انہی کی ذات اقدس کاشف اسرار ہستی ہے
جو لے جاتے ہیں سیدھی راہ پر لوگو وہ رہبر ہیں

پریشاں حال لوگوں پر وہی سایہ فگن ہوں گے
وہی روز جزاء جلتے ہوئے میداں میں سرور ہیں

بدر کے ریگزاروں میں وہ حرب و ضرب کے انمٹ
میری آنکھوں کے آگے اب بھی حیرتناک منظر ہیں

یہ فرمان نبوت زینت تاریخ عالم ہے
کوئی کمتر نہیں تم سے سبھی انساں برابر ہیں

مجھے بھی ایک نسبت خاص ہے اس شاہ عالم سے
بڑے جابر شہنشاہوں کے سرخم جس کے در پر ہیں

تخیل بھی میرا پرواز میں ہے ساتھ ساتھ اس کے
اڑانوں میں جہاں جبریل کے رنگین شہپر ہیں

بہت پر نور ہے ان کے نقوش پا کی تابانی
فروزاں ان کے نور سرمدی سے ماہ و اختر ہیں

Marfat.com

حضور آئے خدا کا آخری پیغام آیا ہے
جو لے کر آئے تھے آدم وہی اسلام آیا ہے

جہالت اور وحشت سے مبارز آزما ہو کر
مٹانے صفحہ ہستی سے سب آلام آیا ہے

اسی کی روح سے لی روشنی اقوام عالم نے
نظام دین برحق ہی. جہاں کے کام آیا ہے

ملا ہے آپ سے امن و سکوں ہر قلب مضطر کو
شفا حاصل ہوئی ہر درد سے آرام آیا ہے

مبارک ارض مکہ پھر محمدؐ ابن عبداللہ
پلٹ دینے کو اب یہ گردش ایام آیا ہے

در میخانہ وا ہے پھر خلیل اللہ کا لوگو
مبارک میکشو گردش میں پھر وہ جام آیا ہے

زمانے بھر کو دی ہے آپ نے ایمان کی دولت
عطا مجھ کو بھی ہو یہ بندہ بے دام آیا ہے

خدائے پاک نے کی آتش دوزخ حرام ان پر
رسولؐ اللہ کا جن کے لبوں پر نام آیا ہے

اسی کا اسم اعظم ہے سکون قلب و جاں اختر
میرے ہونٹوں پہ ان کا نام صبح و شام آیا ہے

Marfat.com

نہاں رکھتا ہوں حرمین مقدس کو میں سینے میں
میں رہتا ہوں یہاں دل ہے مرا مکے مدینے میں

سبھی روشن ضیائیں مرتکز ہیں نور وحدت کی
رسولؐ اللہ کی مہر نبوت کے نگینے میں

سلامی اس کو دیتے ہیں یہ بحر و بر یہ خشک و تر
وہ پائندہ ہے آب و خاک کے اس آبگینے میں

نہ جانے کب لگے گا یہ مرادوں کے کنارے پر
زمانہ ہو گیا بیٹھا ہوں یادوں کے سفینے میں

سجا کر ان کو پلکوں پر نچھاور ان پر کرتا ہوں
بڑے نادر جواہر ہیں مرے دل کے خزینے میں

رسولؐ اللہ کا ماہ ولادت کتنا روشن ہے
سمٹ آئی ہیں سب صدیاں اسی پیارے مہینے میں

جہاں بھر کے گلستانوں کو یہ مہکی ہوئی خوشبو
ذرا سی مل گئی ہوگی جو تھی ان کے پسینے میں

شب اسریٰ براق آیہ رحمت جو لائی تھی
خدا جانے وہ کیسی برق تھی اس عرش زینے میں

Marfat.com

کسی دوکان سے یا کان سے یہ مل نہیں سکتے
نہاں جو ہیں یہاں لعل و گہر دل کے دفینے میں

مئے عشق نبیؐ تو لاکھ بہتر انگبیں سے ہے
یہ مشروب محبت ہے مزا آتا ہے پینے میں

مکیں ہوتے جو ہم شہر نبیؐ کے لطف آجاتا
یہ دوری اور مجبوری مزا کیا خاک جینے میں

رہے ممتاز اسلوب نگارش نعت گوئی میں
فصاحت ہو بلاغت ہو نفاست ہو قرینے میں

جو کینہ توز ہوتے ہیں انہیں تم بولہب سمجھو
وہ جل مرتے ہیں آخر آپ ہی پھر اپنے کینے میں

نظر آتا نہیں اس کو وہ اس کو دیکھ لیتا ہے
یہی ہے فرق نابینے میں اختر اور بینے میں

Marfat.com

باغ جہاں میں آپ آئے تو پھول کھلے ہر ڈالی سے
بدلی ہے پھر "آنا" "فانا" بدحالی خوش حالی سے

روضہ اطہر کی ضو سے ہے نور و نکہت باغ بہار
جگمگ جگمگ سبز رتیں ہیں گنبد کی ہریالی سے

ہر مشکل میں کام آتے ہیں جو مانگو مل جاتا ہے
اللہ اللہ کرنے والے عرش و فرش کے والی سے

اسریٰ کی شب آپ آئے تو جھلمل جھلمل کرتا تھا
کاہکشاں کا رنگیں چہرہ چاند کی روشن بالی سے

تابندہ ہے روز ازل سے تابہ ابد یہ چمکے گا
اور بھی نکھرا نقش کہن یہ لوگو کہنہ سالی سے

عرش علیٰ پر جشن ہوا تھا جب سلطان عالم کو
حمد و ثنا کے پھول ملے تھے باغ جہاں کے مالی سے

Marfat.com

نور ھدیٰ کی کرنیں ہر سو پھیل رہی ہیں دنیا میں
جاری ہیں زرتار شعائیں روضے کی ہرجالی سے

جتنے قصائد بھی لکھے ہیں لامتناہی وقتوں نے
چودہ صدیاں گذریں لیکن اب بھی ہیں اجمالی سے

دنیا کے ٹھکرائے ہوئے ہیں بے بس ہیں لاچار ہیں ہم
آپ کے در پر جیب و داماں لائے ہیں ہم خالی سے

خوار و زبوں تھے ڈوب رہے تھے ذلت ہی کی دلدل میں
آپ آئے تو باہر نکلے اس آشفتہ حالی سے

خالد و حیدر کے جذبوں سے کون ہے جو ٹکرائے گا
کس میں جرات آنکھ ملائے طارق اور ابدالی سے

جھکتے ہیں جس در پر اختر سرشاہوں سلطانوں کے
ہم کو تو نسبت ہے ان سے ان کے باب عالی سے

Marfat.com

قرطاس پہ مہکے ہوئے انفاس قلم ہیں
احکام نبیؐ عطر محبت سے رقم ہیں

دنیا پہ محمدؐ ہی کے سب لطف و کرم ہیں
وہ نور مجسم ہیں شہ عرب و عجم ہیں

بچپن ہی سے وہ دیکھ رہے سوچ رہے تھے
کیوں اہل وفا پر ہی روا جور و ستم ہیں

ذی جاہ بھی کرتے ہیں پرستش ہی بتوں کی
کیا لوگ ہیں یہ جن کے خدا گونگے صنم ہیں

فرمایا کہ انساں سے محبت ہی کرو تم
مشروب جو نفرت کے ہیں سب زہر ہیں سم ہیں

جو کچھ بھی ہے اللہ کے بندوں کے لئے ہے
منکر کے لئے کچھ بھی نہیں رنج و الم ہیں

جمشید ہے کیا قیصر و کسریٰ کی شہی کیا
سب ہیچ نگاہوں میں مری جاہ و حشم ہیں

Marfat.com

اترے وہ حرا سے تو گئے کوہ صفا پر
جبریل پکارے کہ وہ سلطان حرم ہیں

لکھ اور! تجھے دی ہے یہ توفیق خدا نے
لکھ! نامہ اعمال میں اشعار یہ کم ہیں

وہ شافع محشر بھی منجی بھی ہیں اختر
لاریب شہ ارض و سما شاہ امم ہیں

مرحبا مرحبا اے شہہ مرسلیں
تو نے بخشا ہمیں آکے نور یقیں

تیرے سائے سے رخشندہ ہے چاندنی
جس سے جگمگ ہوئے سارے زہرہ جبیں

ابتدا آفرینش کی تجھ سے ہوئی
تو ہی اول ہے آقا تو ہی آخریں

اپنی قسمت پہ پھر ناز کیوں نہ کروں
تیری امت میں ہوں میں یہی کم نہیں

Marfat.com

گذر جو باد طیبہ کا ادھر اک بار ہو جائے
بیاباں بھی بہاروں سے گل و گلزار ہو جائے

تصور میں جو آجائیں وہ لہراتے ہوئے گیسو
شب غم کی یہ تاریکی سحر آثار ہو جائے

عنایت ہو سنور جائے یہ میری زندگی آقا
مری جانب بھی اک نظر کرم سرکار ہو جائے

کبھی شہر حرم کی خوشنما گلیوں میں گھوم آؤں
مرا سویا ہوا یہ بخت بھی بیدار ہو جائے

مری آنکھیں کہاں اس حسن کل کو دیکھ سکتی ہیں
نقوش پائے حضرت کا مجھے دیدار ہو جائے

بہت ہی گہرے سائے ہیں دکھائی کچھ نہیں دیتا
اندھیروں کے نگر پر بارش انوار ہو جائے

الجھ کر رہ گئی پیچیدہ رازوں میں مری دانش
فراست ہو عطا جو کاشف اسرار ہو جائے

نہیں اس سے بڑا اعزاز کوئی دو جہانوں میں
مری ہستی فدائے سید ابرار ہو جائے

اسی دل کو ملا کرتا ہے کیف جاوداں اختر
جو دل حب رسولؐ اللہ سے سرشار ہو جائے

Marfat.com

جب حدیث آیہ رحمت بیاں کرتا ہوں میں
جو چھپے اسرار ہیں ان کو عیاں کرتا ہوں میں

ظلمتیں کافور ہوتی ہیں فروغ نور سے
جب بھی ذکر سید کون و مکاں کرتا ہوں میں

فرض ہے ہم پر کریں تعمیل فرمان نبیؐ
لے کے قندیل حرا روشن جہاں کرتا ہوں میں

راحت جاں ہے فقط اللہ نبی کا نام ہی
کلمہ طیب کو ہی ورد زباں کرتا ہوں میں

پڑھتا رہتا ہوں تسلسل سے درودوں کی دعا
یوں علاج شدت دردِ نہاں کرتا ہوں میں

برق رو ہوتے ہیں میرے راحلے وجدان کے
سلسلہ جنباں رحیل کارواں کرتا ہوں میں

مجھ کو بخشا ہے رسولؐ اللہ نے دامان صبر
دور رہ کر بھی کہاں آہ و فغاں کرتا ہوں میں

رنگ و خوشبو سے رقم کرتا ہوں اسم نور کو
اس طرح باغ سخن کو گل فشاں کرتا ہوں میں

میں تو اختر ہوں غلامان محمدؐ کا غلام
جذب دل سے احترام قدسیاں کرتا ہوں میں

Marfat.com

ظہور حسن کل نے کائنات گل سنواری ہے
معطر ہے فضا ہر سو سفر خوشبو کا جاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
انہی کی ذات اقدس باعث تخلیق عالم ہے
مکان و لا مکاں ان کا براق ان کی سواری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
ہر اک شے جگمگائی مہر فاراں کی ضیاؤں سے
یہ بازی ہے اجالوں کی اندھیروں نے جو ہاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
مہکتے ہیں مرے انفاس جب لیتا ہوں نام ان کا
حیات چند روزہ یاد میں ان کی گزاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
عطا کی ہے انہی نے روشنی افکار تازہ کو
حیات نو یہ میرے واسطے سیرت نگاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
نوید موسم گل ہی یہ ذکر خیر ہے ان کا
بہر جا صحن گلشن میں رواں باد بہاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے

Marfat.com

خریداروں میں یوسف کے جو بڑھیا تھی اس صورت
یہ بوڑھا بھی بقدر ظرف نعتوں کا لکھاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
وفور شوق میں روتی ہوئی گوہر فشاں آنکھیں
بیاد سید عالم یہ جشن اشک باری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
یوں ہی قائم رہے ہمدم خمار بادہ وحدت
خدا رکھے سدا اس کو جو نشہ آج طاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
یہی تھے منتظر لمحات جواب عصر حاضر میں
گیا دور زبوں اب جانفزا لمحوں کی باری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے
یہ فردوس نگاہ و دل بہشت آرزو اختر
رسولؐ اللہ کے اسم مبارک نے نکھاری ہے
سفر خوشبو کا جاری ہے

Marfat.com

ان اشکوں ہی سے میں نے لوح قلب و جاں نکھاری ہے
انہی سے کشت روح و تن کی یارو آبیاری ہے

زیارت ہو رسولؐ اللہ کے رشک ماہ چہرے کی
بہشت آرزو مجھ کو یہ ہر اک شے سے پیاری ہے

تصور میں انہی کے نقش پا آتے رہے شب بھر
یہ ساری رات ان کی یاد میں میں نے گزاری ہے

کسی صورت بھی چین آتا نہیں ہے اب مرے مولا
لبوں پر آہ سوزاں ہے تو دل میں بے قراری ہے

انہیں کے نور سے یہ کہکشائیں جگمگاتی ہیں
منور ان کی ضو ہی سے یہ کائنات ساری ہے

توازن ہو اگر قائم اٹھا سکتا ہے ہر انساں
یہ بار جاں نیابت کا نہ ہلکا ہے نہ بھاری ہے

بہت ہی منفعل ہوں یارسولؐ اللہ بچا لیجئے
اٹھایا میں نے پشتارہ گناہوں کا جو بھاری ہے

Marfat.com

مہک محسوس کی ہر چیز میں نغمات فاراں کی
رواں باد بہاری ہے سفر خوشبو کا جاری ہے
گلوں کو رنگ و خوشبو مہر و مہ کو روشنی دے کر
یہ کائنات آب و گل محمدؐ نے سنواری ہے
مہک اٹھا انہی کی سیرتوں سے ہر مشام جاں
معطر ہے جہاں ہر سو سفر خوشبو کا جاری ہے
پلک جھپکی تو تھے اللہ کے عرش معلیٰ پر
براق برق ہی اختر محمدؐ کی سواری ہے

آپ ہیں محسن احسان رسولؐ عربی
آپ کا ہم پہ ہے احسان رسولؐ عربی
کتنا پرکیف و حسیں آپ کا ہے ذکر جمیل
آپ ہیں صاحب قرآن رسولؐ عربی
کفر کو کر دیا ایمان کی سرحد سے الگ
آپ کی ذات ہے فرقان رسولؐ عربی
آپ کی ذات سے نسبت ہے مجھے بھی آقا
بس یہی ہے میری پہچان رسولؐ عربی

Marfat.com

بجا، عاصی ہوں لیکن ان سے نسبت اب بھی رکھتا ہوں
رسولؐ اللہ سے گہری محبت اب بھی رکھتا ہوں

ہمیشہ کی طرح یہ نور اب بھی ہے مرے دل میں
فروغ قلب و جاں یہ نقش رحمت اب بھی رکھتا ہوں

رہا ہے کفر کی آلائشوں سے پاک دل میرا
میں پہلے بھی تو طاہر تھا نفاست اب بھی رکھتا ہوں

جو الفت میں رسولؐ اللہ کی سرشار ہیں ان سے
میں اپنے مضطرب دل میں عقیدت اب بھی رکھتا ہوں

بجا، صبح ازل پیمان جو اللہ سے باندھا تھا
بحمد للہ وہ دعویٰ وہ نیابت اب بھی رکھتا ہوں

میں جب چاہوں در و دیوار طیبہ دیکھ لیتا ہوں
بصیرت دل میں، آنکھوں میں بصارت اب بھی رکھتا ہوں

میں ان کے زیر سایہ ان کی جانب ہوں رواں اختر
نہیں تھا دور پہلے بھی قرابت اب بھی رکھتا ہوں

Marfat.com

نہیں بڑھ کر کوئی بلد الامیں مکے مدینے سے
منور جن سے ہے دنیا یہی ہیں دو نگینے سے

فروغ ذات مطلق ہے اسی جھومر مدینے سے
نگار بزم ہستی خوب رو ہے اس نگینے سے

شکوہ احسن تقویم کا آغاز ہوتا ہے
بحمد اللہ محمدؐ کی ولادت کے مہینے سے

معطر ہے فضا ہر سو سفر خوشبو کا جاری ہے
مہک اٹھے گل و گلزار سب ان کے پسینے سے

سکون دل ملا ہے گنبد خضریٰ کے سائے میں
بہر جرعہ شفا ہوتی رہی زمزم کے پینے سے

یہ درس حریت ان سے ملا ہے نوع انسان کو
گذرنا جان سے بہتر ہے محکومی میں جینے سے

کرم ان کا ہے میرے حال پر بچ کر نکل آیا
رہا ہے دور جاں لیوا بھنور میرے سفینے سے

نظر نہ آئے جو روضہ تو پھر کس کام کی آنکھیں
بڑی مدت سے نگراں ہیں مرے یہ آبگینے سے

نچھاور ان پہ کی اللہ نے معراج کی عظمت
اتر آئے وہ اختر فرش پر جب عرش زینے سے

Marfat.com

اس نے آکر یہاں ارض بے آب پر خاک بے رنگ کو گل زمیں کر دیا
سوکھے پھولوں کو دے کر نئی تازگی عنبریں کر دیا احمریں کر دیا

تشنہ لب ریگزاروں پہ وہ ہر طرف بن کے ابر کرم چھا گیا مرحبا
موج کوثر اڈنے لگی ہر طرف اس نے زہر اب کو انگبیں کر دیا

جگمگاتی ہے یہ بن کے نور حسیں سیرت پاک کا معجزہ دیکھئے
جس نے اک آن میں زشت چہروں کو بھی کیا حسیں کر دیا مہ جبیں کردیا

جلتے صحرا پہ پھیلی ردائے سکوں آتش کرب قلب و نظر بجھ گئی
وحشیوں کو کیا اس نے امن آشنا خشمگیں آگ کو شبنمیں کر دیا

مجھ کو کیا چاہیے اور اس سے سوا میرا دل اس کی الفت سے معمور ہے
مجھ کو انسانیت سے کیا آشنا اس نے جو بھی کیا دل نشیں کر دیا

کی محبت بھری جو نگاہ کرم کفر کے قفل کھلتے گئے سب کے سب
رب اکبر کی جانب جھکی ہر جبیں اس نے ہر دل میں اس کو مکیں کر دیا

تخت شاہی اٹھا بوریا بچھ گیا اب نہ قیصر ہے کوئی نہ پرویز ہے
ایک ہی صف پہ بیٹھے ہیں شاہ و گدا اس نے آکر انہیں ہم نشیں کر دیا

اس کی خاک کف پا بنی کہکشاں جگمگانے لگے جس سے کون و مکان
اس نے عرش علیٰ پہ جو رکھا قدم آسمانوں کو زیر زمین کر دیا

مجھ پہ اللہ کا کتنا احسان ہے امتی ہوں میں امی لقب ہی کا بس
سنگ خارا کو جس نے کیا ریشمیں کانچ کو جس نے اختر نگیں کر دیا

Marfat.com

مرحبا قبلہ دیں کعبہ ایماں ہیں رسولؐ
زینت عرش بریں جلوہ یزداں ہیں رسولؐ

جن کی خوشبو سے معطر ہے یہ دنیا ساری
اک مہکتا ہوا وہ حسن گلستاں ہیں رسولؐ

آپ کی ذات ہے ہر ایک زمانے پہ محیط
کوئی بھی عصر ہو بس رہبر دوراں ہیں رسولؐ

نوع انساں کو عطا آپ نے کی ہے عظمت
مثل جس کا نہیں وہ عدل وہ احساں ہیں رسولؐ

آپ کی نظر کرم سے ہوئی جل تھل دنیا
خالق خلق حسیں عالم امکاں ہیں رسولؐ

تاج ہے ختم نبوت کا دمکتا سر پر
سارے نبیوں میں بہر طور نمایاں ہیں رسولؐ

Marfat.com

جانب شہر نبی اے رہرواں چلتے رہو
اب قرین ہے سجدہ گاہ قدسیاں چلتے رہو

گنبد خضریٰ کی جانب ہی اٹھے ہر اک قدم
سوئے فردوس نظر رشک جناں چلتے رہو

ہر جگہ ہیں رہ نما سرکار ہی کے نقش پا
تم پہ ہوگی رحمت رب جہاں چلتے رہو

ایک اک کرکے نظر آجائیں گے وہ عنقریب
منزل محبوب کے سارے نشاں چلتے رہو

بس سرود حب احمدؐ ہی زبانوں پر رہے
گنگناتے صورت آب رواں چلتے رہو

کیا ہوا جو زاد رہ حاصل نہیں عازم تو ہو
ہیں وہی تو مایہ بے مائگاں چلتے رہو

یہ تو ممکن ہی نہیں تنہا وہ ہم کو چھوڑ دیں
ہیں رسولؐ اللہ ہمارے درمیاں چلتے رہو

تم کو کرنا ہے رسولؐ اللہ کے گھر کا طواف
ہو درودوں کی دعا ورد زباں چلتے رہو

تم کو فطرت نے عطا کی ہیں سہانی منزلیں
ہے مشیت تم پہ اختر مہرباں چلتے رہو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

بارک اللہ کس قدر ہے دل نشیں تیری لگن
خاتم قلب و نظر میں ہے نگیں تیری لگن

مرحبا صلے علیٰ ہم کو بھی حاصل ہو گئی
اے رسولؐ اے رحمت للعالمیں تیری لگن

یہ دھڑکتا ہی رہے گا مر نہیں سکتا کبھی
دل میں ہے جب تک مرے جاں آفریں تیری لگن

کوئی اپنا ہو یا بیگانہ سبھی قائل ترے
کون ہے وہ جس کے دل میں ہے نہیں تیری لگن

نوریان عرش پر ہیؔ تو نہیں موقوف یہ
دل میں رکھتے ہیں بہت اہل زمیں تیری لگن

کفر کی آلائشوں سے پاک کر دیتی ہے یہ
زہر کا تریاق ہے یہ انگبیں تیری لگن

اختر بے نام کے لب پر ہے بس یہ ہی دعا
تادم آخر رہے دل میں مکیں تیری لگن

Marfat.com

تصور میں جو دیکھیں خوبصورت مہ جبیں آنکھیں
حیا سے تھیں بہت بوجھل وہ اختر شرگیں آنکھیں

عطا کرتی رہیں نور سکوں ہر قلب مضطر کو
رسولؐ اللہ کے روئے منور کی حسیں آنکھیں

حیات افروز ہیں ان میں نہیں زہر اب نفرت کا
پلاتی ہیں محبت ہی سے جام انگبیں آنکھیں

بہت ہی خوب صورت راہ بر تھیں سوئے منزل وہ
رہیں ہر گام پر ہی رہنما وہ دل نشیں آنکھیں

نظر آتے نہیں آقا کے سب لطف و کرم جن کو
مجھے محسوس ہوتا ہے وہ کھو آئے کہیں آنکھیں

سموم وقت نے دھندلا دیا تھا چشم آدم کو
عطا کرتی رہیں نور نظر وہ شبنمیں آنکھیں

Marfat.com

یہ طیبہ ہے نظر آئیں گے تم کو دل ربا منظر
کھلی رکھنا مدینے جا کے تم اے عازمیں آنکھیں

تصور میں نظر آتے رہے نقش قدم ان کے
کہاں تھی تاب مجھ میں دیکھتا وہ سرگیں آنکھیں

جہاں روح الامیں بھی سر جھکائے بیٹھے رہتے تھے
کوئی شہ ہو گدا ہو واں تو اٹھ سکتی نہیں آنکھیں

نہ دیکھوں پھر کوئی شے روضہ اطہر کو جب دیکھوں
میں آ بھی جاؤں گر تو چھوڑ آؤں گا وہیں آنکھیں

نظر سے ہو گئے اوجھل تو بینائی ہوئی رخصت
سوئے طیبہ جو جاتے تھے انہیں تکتی رہیں آنکھیں

کہیں یہ حسرت دیدار ہی دل میں نہ رہ جائے
کہ سیل وقت میں بہنے لگیں. اندوہ گیں آنکھیں

Marfat.com

رسول ؐ اللہ کے احکام پر چلنا ضروری ہے

بہت گہری شب غم ہے
ستم اور ظلم کی تاریکیاں پھیلی ہوئی ہیں ہر طرف دیکھو
اندھیرا ہے! بہت گہرا اندھیرا ہے
جلاؤ پیار اور الفت کی شمعیں
نمود صبح تو ہوگی انہی سے
حصار بربریت توڑنا ازحد ضروری ہے
اسے اب توڑنا ہوگا
دیا تھا درس الفت جو رسول ؐ اللہ نے تم کو
اگر وہ یاد رکھتے تو ذلیل و خوار کیوں ہوتے
تمہارے چار سو اب بھی حصار کفر قائم ہے
مٹا نہ دے کہیں تم کو یہ سیل جبر و وحشت ہی
جدھر سے آرہا ہے یہ اسی جانب اسے اب موڑنا ہوگا
مگر اس کے لئے تو اجتماعی قوتیں ہی کام آئیں گی
تمہیں روٹھے ہوئے ٹوٹے دلوں کو جوڑنا ہوگا
شب یلدا میں تنہائی کا کرب مستقل سہہ کر
سحر کی آرزو کرنا
اجالوں کے نگر کی راہ پر اپنا قدم دھرنا ضروری ہے
اندھیری اور گہری رات کا بھاری سیاہ پتھر

Marfat.com

جو اک بارِ گراں بن کر تمہاری راہ کو مسدود کرتا ہے
اکیلے تم سے کیا اٹھتا' یہ حرکت کر نہیں سکتا
یہ اکلاپا تمہاری نامرادی کی علامت ہے
رسولؐ اللہ کے احکام پر چلنا ضروری ہے
ملاؤ اپنے کندھوں کو
کوئی دیوار بن جاؤ
پکارو اپنے لوگوں کو
کہ ہوتی ہے بڑی قوت اخوت میں
بہم ہو کر جو چاہو گے تو پتھر کیا
چٹانوں کو ہلا دو گے
اندھیرا گھپ سہی
لگا کر آگ خود اپنے ہی گھر کو
منور کر سکو ماحول کو ممکن نہیں ہے یہ
رسولؐ اللہ کے احکام پر چلنا ضروری ہے
جلاؤ پیار اور الفت کی شمعیں
منور ہو گی صبحِ نو انہیں سے

Marfat.com

کتاب زیست کے اوراق پر خیر البشرؐ لکھ دے

بہت عرصہ ہوا اس نے مجھے لوح و قلم دے کر
کہا کچھ نام لکھ ذہن رسا پر زور دے کر تو
تجھے تو یاد ہوں گے سب
تو انساں ہے فرشتہ تو نہیں ہے لکھ
تجھے بخشی گئی ہے قوت تخیل لکھنے کو
جو تنویروں کی مخرج ہے
شعاع نور الفت جس سے خارج ہوتی رہتی ہے
تو انساں ہے
تو حیوانوں کی صف میں جا نہیں سکتا
درندہ تو نہیں ہے تو کہ جس کے جسم کے اندر
بھری ہو آتش غیظ و غضب ہی
تو انساں ہے شفیق و مہرباں ہو جا
بہاروں کی فضائیں لکھ خزائیں لکھ شجر لکھ دے
خیاباں لکھ بیاباں لکھ خس و خاشاک لکھ دے اور ثمر لکھ دے
یہ دونوں متصادم ہی رہیں گے خیر و شر لکھ دے
اگر ہے خوف تجھ کو ظلمت قلب و نظر کاتب
تجھے جو روشنی دیں اختر و شمس و قمر لکھ دے
جو چاہے لکھ مگر اک خون ناحق مت رقم کرنا

Marfat.com

محبت ہی کے آگے بس سر تسلیم خم کرنا
مکن تو جستجوئے ماسوا درایں خرابستاں
چوں داخل می شود اینجارہش گم می کند انساں
دریں صورت تو دانی خوب انجامت چہ خواہد شد
چرا تو در سرابت می شود حیران و سرگرداں
تو شاعر ہے کبھی سن نغمہ فاراں کی دھن کو بھی
ترانے خوشبوؤں کے گنگنا کر ہاتھ میں لے کر قلم اپنا
تو اپنا نام شہر امن کی دہلیز پر لکھ دے
جلی حرفوں سے تو ہر رات کے تاریک دامن پر
سکوں پرور اجالوں کا امیں نور سحر لکھ دے ،
فقط اک اسم اعظم ہے جو روح عصر بھی ہے کائنات حسن کل بھی ہے
وضو کر کے کتاب زیست کے اوراق پر خیر البشر لکھ دے

Marfat.com

عید میلاد النبی پر ہے بہاروں کی ضیا
ہو گئی دو چند ہر سو لالہ زاروں کی ضیا

کہکشاؤں کے ستارے بن گئے شمس و قمر
کتنی روشن ہو گئی ہے چاند تاروں کی ضیا

نور وہ جس نے سرائے ہفت کو رخشاں کیا
جگمگاتی ہے جہاں کو ان ستاروں کی ضیا

آپ آئے مسکرایا ہر خزاں دیدہ چمن
آگئی اجڑے گلستاں میں بہاروں کی ضیا

خرمنِ باطل پہ گویا بجلیاں بن کر گری
سید کون و مکاں کے جانثاروں کی ضیا

خون بن کر دوڑتی ہے ہر رگ احساس میں
پھول کو رکھتی ہے روشن شاخساروں کی ضیا

Marfat.com

نور و نکہت بن گئے تھے سارے اصحاب نبیؐ
سیل رنگ و نور تھی ان گلعذاروں کی ضیا

آپ نے کی تھی عطا جو شعلہ آسا ہو گئی
سید عالم کے یاروں ماہ پاروں کی ضیا

روشنی بن کر وہ اترے بحر ظلمت میں سلیم
مہر تاباں بن گئی ان شہہ سواروں کی ضیا

چھاگئی ہے عرصہ ہستی پہ بن کے نور جاں
وادی طیبہ کے اختر کوہساروں کی ضیا

قلب فارانی کو رکھتی ہے منور رات دن
جنت بطحا کے ان رنگیں نظاروں کی ضیا

Marfat.com

روئے اقدس کی ہر سو روشنی ہے ان فضاؤں میں
مہک محسوس ہے ان گیسوؤں کی ان ہواؤں میں

وہ وجہ آفرینش ہیں انہی کا نور ہے رقصاں
خلا میں پھیلتی اور جگمگاتی کہکشاؤں میں

کہیں دریا کہیں صحرا کہیں گلشن کہیں پربت
بڑے حیران کن منظر ہیں فطرت کی اداؤں میں

شب اسریٰ انہی کی سیر کرکے آئے سدرہ تک
یہ اجرام فلک جو تیرتے ہیں ان خلاؤں میں

دکھی انسانیت کے واسطے الفت ہے شفقت ہے
رسولؐ اللہ کی ان دلنشیں میٹھی دعاؤں میں

سنو گے ہر جگہ تکبیر کے مسحور کن نعرے
جہاں جاؤ کہیں بھی شہر میں خطے میں گاؤں میں

Marfat.com

غلامان محمد تو شہنشاہوں کے آقا ہیں
نہیں ہے کوئی زنجیر غلامی ان کے پاؤں میں

بباطن میر و سلطاں تھے امام لعصر بھی تھے وہ
بظاہر کھردرے جو لوگ تھے سادہ قباؤں میں

قیام اپنا زمیں پر کیا ہے فرمان نبیؐ سن لو
ٹھہر جاتے ہیں جیسے لوگ شب بھر کو سراؤں میں

سموم وقت کی سوزش سے بچ جاتا ہے جو آئے
رسولؐ پاک کے اس پر سکوں دامن کی چھاؤں میں

بحمد اللہ تمہیں حاصل سکون قلب ہوتا ہے
بڑی تاثیر ہے اختر تمہاری التجاؤں میں

Marfat.com

وہ شعلہ جو کلیم اللہ نے دیکھا طور پر روشن
منور پھر اسی سے ہو گیا فاران کا دامن

مہک اٹھا حرا کے غار میں بوئے نبوت سے
تعالیٰ اللہ محمد ابن عبداللہ کا پیراہن

فضا میں روشنی ان کی بہاروں میں مہک ان کی
انہی کے نور و نکہت سے معطر ہے ہر اک گلشن

سراپا رحمت و شفقت رسولؐ اللہ تھے دشمن پر
یہی رحم و کرم باطل شکن تھا اور کفر افگن

مری کشت دل و جاں پر ہے رم جھم ان کی رحمت کی
برستا رہتا ہے ابر کرم جیسے کہ ہو ساون

میرے وجدان اور تخیل کی ہیں روشنی وہ ہی
جلاتا ہوں انہی کی یاد سے اپنا چراغ فن

میں ان کا امتی ہوں اور غلام ان کے غلاموں کا
وہ بھردیں گے شفاعت ہی کے پھولوں سے مرا دامن

چلو تو بس رسولؐ اللہ کے نقش قدم پر ہی
نہ کام آیا کسی کے بھی زر حرص و ہوائے تن

میں عاصی ہوں تو کیا ہوں تو غلام سید عالم
منور ہو انہی کے نور سے اختر مرا مدفن

Marfat.com

طیبہ کی سمت نور کے چلتے رہے چراغ
اختر وہی جو طور پہ جلتے رہے چراغ

بن کر نشان راہ اندھیروں کے دور میں
لے کر ضیا نبی کی نکلتے رہے چراغ

پھر نور ان کا دم بدم بڑھتا نہ کس طرح
عرق جبیں حضور کا ملتے رہے چراغ

جلتی رہیں ایوبی و زنگی کی مشعلیں
بس آپ ہی کے نور میں ڈھلتے رہے چراغ

باطل کی تند و تیز ہواؤں کے باوجود
جو آپؐ نے جلائے تھے جلتے رہے چراغ

تاریکیوں میں نور کا سیلاب بن گئے
برفاب کی طرح ہی پگھلتے رہے چراغ

روشن کیے تھے آپ ہی رب کریم نے
نور ازل سے پھولتے پھلتے رہے چراغ

Marfat.com

نکہت نور حقیقت اور گل افشاں مہک
رب اکبر نے عطا کی آپ کے شایاں مہک

ایک عالم ان کی خوشبو سے معطر ہو گیا
ہر درو دیوار پر ہونے لگی رقصاں مہک

یہ مہک سرکار کے عرق جبیں سے آئی ہے
روح کی بے جاں رگوں کے واسطے ہے جاں مہک

روضہ رضواں کی ساری خوشبوئیں اس پر نثار
بن گئی ہے جو رسولؐ اللہ کی درباں مہک

رنگ یہ قوس قزع کے کس نے تجھ کو دے دیئے
کس نے کر دی ہے عطا تجھ کو گل خنداں مہک

ہر کس و ناکس کو کر دی ہے عطا سرکار نے
خوشبوئے کردار کی ہے کسقدر ارزاں مہک

جب تلک پڑھتا رہا تاروں کی چھاؤں میں درود
مجھ کو آتی ہی رہی ان کی شب ہجراں مہک

صاف کر شفاف کر پہلے مشام قلب و جاں
پھر تجھے محسوس ہوگی اختر ناداں مہک

Marfat.com

سرائے ہفت رخشاں رہگذر میرے نبی کی ہے
نشست خاص فرش عرش پر میرے نبی کی ہے

ہوا انسانیت کا بول بالا جس کے آنے سے
وہ حکمت اور دانش سر بسر میرے نبی کی ہے

بلا تخصیص سب کے واسطے الفت کا پیکر ہیں
زمانے بھر پہ رحمت کس قدر میرے نبی کی ہے

محمد ابن عبداللہ ہے اس کا نام آئے گا
جو دی تھی سارے نبیوں نے خبر میرے نبی کی ہے

اماں دی کارزار حق و باطل میں بھی دشمن کو
ہر اک انساں پہ شفقت کی نظر میرے نبی کی ہے

اسی کی روشنائی سے چمک اٹھا کلام اللہ
بحمد اللہ دوات آب زر میرے نبی کی ہے

شب اسریٰ اسے اوڑھے ہوئے عرش علیٰ پہنچے
ردائے نور تنویر سحر میرے نبی کی ہے

اسی کی ذات سے روشن ہوئے کون و مکاں اختر
ضیائے مہر تنویر قمر میرے نبی کی ہے

Marfat.com

ارض طیبہ سے صبا ہر آن ہی لاتی رہی
برگ و گل کو پیرھن خوشبو کا پہناتی رہی

آپ آئے تو مہک اٹھا شبستان وجود
آپ کے گیسو کی خوشبو رقص فرماتی رہی

آپ نے آکر کیا ہے کرب کی شدت کو کم
آپ کی شفقت ہمارے زخم سہلاتی رہی

رحمت اللعالمیں ہیں آپ آقا اس لئے
رحمت رب جہاں بھی جوش میں آتی رہی

رات بھر پڑھتا رہا تاروں کے سائے میں درود
ہر کرن سے رات بھر ان کی مہک آتی رہی

اوڑھ کر اپنے بدن پر آپؐ کی الفت کی شال
ہر دعا سوئے فلک آتی رہی جاتی رہی

آپ کے جانباز و سرکش نوجوانوں سے سدا
قوت باطل ہمیشہ مات ہی کھاتی رہی

ان کی رحمت ان کی حکمت ان کی دانش کی ضیا
ابر کی صورت جہاں والوں پر لہراتی رہی

سرکشیدہ دشمنوں سے آپ کی امت حضور
ہر محاذ جنگ پر ہر آن ٹکراتی رہی

Marfat.com

کبھی دی عدل و احساں کی کبھی کردار کی خوشبو
محمد ﷺ نے عطا کی ہے ہمیں ایثار کی خوشبو

منور کرتی رہی ہے ربع مسکوں میں ہر گھر کو
بحمد اللہ مدینے کے در و دیوار کی خوشبو

سمائی ہے مرے قلب و نظر میں نور کی صورت
رسولؐ اللہ کے افکار کی انوار کی خوشبو

وہ خوشبو جو پسینے سے نبی کے آتی رہتی ہے
مہک ایسی کہاں سے لائے گی گلزار کی خوشبو

عطا کی عصر نو کو سید ابرار نے آکر
معطر اس قدر کب تھی گئے اعصار کی خوشبو

زمین سے عرش تک پھیلی ہوئی ہے روشنی بن کر
حریم پاک کے ہر خوب رو مینار کی خوشبو

کبھی تو حاضری کا حکم میرے نام آئے گا
نہاں اختر ہے دل میں حسرت دیدار کی خوشبو

Marfat.com

بڑی شیریں زباں سے وا لب گفتار کرتا ہے
جو ناکارہ ہیں ان کو صاحب کردار کرتا ہے

پس دیوار کہنہ اس کی آہٹ سن رہا ہوں میں
صدا دے کر مجھے وہ نیند سے بیدار کرتا ہے

ابھر آتا ہے وہ آفاق سے نور مبیں بن کر
شب یلدا کی ظلمت کو سحر آثار کرتا ہے

وہ ہر موسم میں آتا ہے بہار جاں فزا بن کر
وہ ہر نخل تمنا کو ثمر بردار کرتا ہے

اسی کی ذات اقدس باعث تخلیق عالم ہے
وہ فطرت کے ہزاروں منکشف اسرار کرتا ہے

خس و خاشاک باطل کے لئے وہ ایک طوفاں ہے
شقاوت کی وہ ہر دیوار کو مسمار کرتا ہے

Marfat.com

اسی کا دست شفقت نوع انساں کے سروں پر ہے
کوئی ہو مہرباں نا مہرباں وہ پیار کرتا ہے

جو بھٹکے ہیں دکھاتا ہے صراط مستقیم ان کو
وہ ناہموار راہوں کو بہت ہموار کرتا ہے

گلوں میں رنگ اس کا نور اس کا نکہتیں اس کی
وہی تو گلشن ہستی کو خوشبودار کرتا ہے

وہ چلتا ہے تو جنت کی فضائیں ساتھ چلتی ہیں
چمن کیا وہ تو صحرا کو بھی لالہ زار کرتا ہے

وہ زندہ رود ہے حرکت کناں رکھتا ہے ہستی کو
جو ثابت ہیں انہیں اختر وہی سیار کرتا ہے

Marfat.com

ہو گئی کافور ظلمت نور برساتیں ہوئیں
ماہ عالمتاب ابھرا چاندنی راتیں ہوئیں

رحمت للعالمیں بن کر محمدؐ آگئے
ٹل گئیں ساری بلائیں دور آفاتیں ہوئیں

اولیت مل گئی ہے عظمت کردار کو
فخر کا معیار بدلا ثانوی ذاتیں ہوئیں

دین برحق ہو گیا ہے سرفراز و فتح یاب
کفر کو ہر اک محاذ جنگ پر ماتیں ہوئیں

عقل و دانش کے نگر میں وہ ہوئے ہیں خیمہ زن
قریہ احساس میں ان سے ملاقاتیں ہوئیں

ہر منور دن نے لی روئے محمدؐ سے ضیا
مشکبار ان گیسوؤں سے چاندنی راتیں ہوئیں

کوئی سائل آپ کے در سے نہ لوٹا خالی ہاتھ
اللہ اللہ سب کی یکساں پوری حاجاتیں ہوئیں

جانب شہر نبی اقصائے عالم سے رواں
آرزوؤں میں بسی خوشبو کی باراتیں ہوئیں

باعث تسکین قلب و جاں ہوئی یاد خدا
انبساط روح و تن اختر مناجاتیں ہوئیں

Marfat.com

جب بھی ہم ہاتھ میں قندیل حرا لیتے ہیں
بقعہ نور زمانے کو بنا لیتے ہیں

آپ کے نام سے تزئین کلام اللہ ہے
آپ کے نام سے ہم نام خدا لیتے ہیں

جلتے صحرا میں سرابوں کی اذیت کے شکار
تشنہ لب آکے یہاں پیاس بجھا لیتے ہیں

شفقت آموز ہیں یہ شرم سے بوجھل آنکھیں
قدسی آ آ کے یہاں درس حیا لیتے ہیں

پھیل جاتی ہے رگ جاں میں مہک طیبہ کی
بڑھ کے جب ہاتھ میں ہم دست صبا لیتے ہیں

ان کی توصیف تو ممکن ہی نہیں، اپنے لئے
گنگنا لیتے ہیں لکھ لیتے ہیں گا لیتے ہیں

جانثار آپ کے شہ زور و نڈر ہیں کتنے
کوہساروں کو بھی قدموں میں جھکا لیتے ہیں

خاک طیبہ پہ چمکتے ہوئے تاروں کی طرح
نقش پا اہل نظر آ کے پا لیتے ہیں

کیسے خوش بخت شہیدان وفا ہیں اختر
آپ بڑھ کر انہیں سینے سے لگا لیتے ہیں

Marfat.com

محمدؐ ابن عبداللہ سراج قلب ایماں ہیں
بہاروں کا نشیمن ہیں نبوت کا گلستاں ہیں

فراز طور فاراں سے صدا وہ اب بھی دیتے ہیں
جبین پاک پر اب بھی عیاں انوار یزداں ہیں

نہ جانے کفر کی کن پستیوں میں کھو دی بینائی
نظر سے کس لئے اب تک چراغ نور پنہاں ہیں

رسولؐ اللہ نے ہم کو دیا دستور اسلامی
یہی تو اپنا ایماں ہے یہی مہتاب احساں ہیں

احاطہ کرتی رہتی ہیں محبت کی حسیں کرنیں
اسی کے ذکر سے ہر روح کے روشن شبستاں ہیں

تصورؐ میں جو آئی روضہ اطہر کی ہریالی
مری نظروں کے آگے نقش ہائے صبح خنداں ہیں

اسی سے جگمگائے کائنات قلب و جاں اختر
جمال سیرت اطہر سے سب گوشے درخشاں ہیں

Marfat.com

بہت روشن چراغ حسن فن ہے
معطر خوشبوؤں سے پیرہن ہے

ہے ذکر آیہ رحمت زباں پر
تشکر میں ہر اک موئے بدن ہے

اساس شعر ہے حسن روایت
جدید انداز بھی رسم کہن ہے

یہ نخلستان یثرب ہے کہ جنت
نظر میں منظر سرو و سمن ہے

مشام جاں مہک اٹھا ہے اس سے
یہ خوشبو رشک صد بوئے ختن ہے

سوئے طیبہ جو لے جائے وہ رستہ
مسافر کے لئے برج ثمن ہے

صفا پر اب بھی روشن ہے وہ سورج
منور جس سے ہر کوہ و دمن ہے

ہے رنگ و روشنی خوشبو کا منظر
بحمداللہ یہ اعجاز سخن ہے

Marfat.com

نور ختم الرسل کہکشاں آسماں
خاک طیبہ پہ نکہت فشاں آسماں

مہر و مہ کی جبیں ضوفگن ہو گئی
نور برسا ہوا گل فشاں آسماں

محو پرواز ہر سو ملائک ہوئے
بن گیا رحمتوں کا نشاں آسماں

آپ آئے سبھی آفتیں ٹل گئیں
ہم پہ ہے آج تک مہرباں آسماں

چشم بینا پہ وا اس کا ہر باب ہے
بھولی بسری نہیں داستاں آسماں

حد روح الامیں سدرۃ المنتہی
عرش اعظم کا ہے پائیداں آسماں

آج وہ رہ گزر ابن آدم کی ہے
کل جو تھی منزل قدسیاں آسماں

Marfat.com

حسن تخیل کی شاعری کی کرن
کتنی ضو ریز ہے چاندنی کی کرن

گھپ اندھیروں۔ میں جب اسم احمدؐ لیا
میں نے محسوس کی روشنی کی کرن

نور انسانیت جب ملا آپ سے
جگمگانے لگی زندگی کی کرن

آپ مہر منور ہیں مہتاب ہیں
آپ کی ذات میں ہر نبی کی کرن

آپ نے علم کی یہ روشنی عام کی
پہلے کم کم ہی تھی آگہی کی کرن

آپ آئے تو پہچان اپنی ہوئی
کی عطا آپ ہی نے خودی کی کرن

کتنا احسان ہم پر کیا آپ نے
کی عطا ہم کو عصر نوی کی کرن

Marfat.com

ذکر نبیؐ سے اختر ہر قلب و جاں ہے روشن
محبوبؐ کبریا کا حسن بیاں ہے روشن

کتنا چمک رہا ہے وہ مہر علم و حکمت
اس نور آگہی سے سارا جہاں ہے روشن

طیبہ کی سرزمیں پر ہے رحمتوں کی بارش
اس خاک پاک ہی سے یہ آسماں ہے روشن

ان کی ثنا ڈھلی ہے نغمات سرمدی میں
ان ہی کے تذکروں سے ہر اک زماں ہے روشن

ان کے نقوش پا سے روشن نگاہ و دل ہیں
سرکار کی جبیں سے کون و مکاں ہے روشن

پھولوں میں ان کی خوشبو پتوں میں ان کی رنگت
یہ ان کا معجزہ ہے ہر گلستاں ہے روشن

چھوٹا ہو یا بڑا ہو ہر باب باب عالی
ذکر حضورؐ ہی سے ہر آستاں ہے روشن

Marfat.com

مجھ کو ہے اسلام کی دیرینہ عظمت کی تلاش
قرن اول کے مسلمانوں کی الفت کی تلاش

عصر نو تہذیب کی اقدار سے محروم ہے
آج بھی انسانیت کو ہے محبت کی تلاش

اے شہنشاہ امم اے رحمت للعالمیں
ہم کو ہے تیری محبت تیری رحمت کی تلاش

امتی ہیں گو ترے پر تجھ سے نسبت کچھ نہیں
کیسے ہم سے ہو سکے گی باب جنت کی تلاش

جو شفیق و مہرباں تھے کھا گئی ان کو زمیں
پھر زمانے کو ہوئی ہے تیری شفقت کی تلاش

منفعل ہیں کیسے منہ اپنا دکھائیں آپ کو
ہم گنہ گاروں کو ہے تیری شفاعت کی تلاش

اپنا مسلک تو رسولؐ اللہ کی سنت ہے بس
ہم نہیں وہ جو کریں گے شان و شوکت کی تلاش

یہ ضروری ہے بہت ہی نعت کہنے کے لئے
کچھ نہ کچھ تو ہو بلاغت اور فصاحت کی تلاش

Marfat.com

مصحف اللہ اکبر ہے ترے جزدان میں

زندگی یہ زندگی
اس آب و گِل میں کتنی ویراں ہو گئی
صورت آئینہ حیراں اور بیجاں ہو گئی
کوئی عکس خوشنما آتا نہیں اس میں نظر
اک خلا پھیلا ہے تاحد نظر
سسکیاں بھرتی ہے ہر سو خامشی
کوئی صوت دلربا اٹھتی نہیں
سائے سے حرکت کناں ہیں ہر طرف
مضمحل بے جان سے
ہو نہ ہو یہ بھی ہوئے ہیں عصر نو کی دلفریبی کے شکار
کچھ سمجھ آتا نہیں میں کیا کروں
کب سے اس احساس کے صحرا میں ہوں محو سفر
میں چلا تھا جس جگہ سے آگیا ہوں پھر وہیں
راستہ کوئی نظر آتا نہیں
ایک مدت سے تلاش صاحب دعوۃ میں ہوں
جلتے بلتے موسموں کو شبنمی ٹھنڈک عطا کرتا ہے جو
اور زمستانی فضاؤں کو حرارت بخش کر
زندگی کو اک نئی تابش عطا کرتا ہے جو
جس کے دامن میں سبھی کچھ دھوپ بھی چھاؤں بھی ہے
ہاں وہ ہے جس کا نہیں ثانی کوئی

Marfat.com

جو ازل کی روشنی تھا اور ابد کا نور ہے
جس کی ہر اک راہ میں رخشاں چراغ طور ہے
ہاں وہی جس نے کہا
کیوں شکار خود فراموشی ہوا کیا بات ہے
تو خدا کا ہات ہے
سامنے تیرے بیاباں بھی ہے اور گلزار بھی
پھول بھی موجود ہیں اور وادی پر خار بھی
تو جہاں چاہے وہاں آباد ہو
کیا نہیں حاصل تجھے
قوت ادراک بھی ہے ہاتھ بھی پاؤں بھی ہے
خاکدان آب و گل میں شہر بھی گاؤں بھی ہے
عزم نو لے کر تو راہ استقامت میں نکل
روک سکتی ہے تجھے کیا وادی پرخار چل
ہو خلوص دل بھی شامل تیری ہر گفتار میں
کوئی ثانی ہو نہ تیرا عظمت کردار میں
مصحف اللہ اکبر ہے ترے جزدان میں
اس گلستان ھدیٰ سے پھول چن
جن کی خوشبو سے مہک اٹھتی ہے ساری کائنات
اور جن کے نور سے روشن ہوئے ہیں شش جہات

Marfat.com

وہ ایک پیکر ہیں خوشبوؤں کے کہاں نہیں ہے خرام ان کا
کبھی وہ عرش عظیم پر ہیں کبھی حرا میں قیام ان کا

جو پستیوں میں گرے تھے ان کو فراز ہستی دیا انہی نے
بنا وہ تاج شہی کا وارث جو آیا بن کے غلام ان کا

محبتوں کے امیں نے آکر بجھائے آتش کدے جفا کے
وہ بن کے آئے ہیں ابر رحمت ہے امن عالم پیام ان کا

نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کھڑے تھے روح امین حیراں
سمجھ نہ پائے ملائکہ بھی ہے کتنا اونچا مقام ان کا

میں آشنائے ثنا نہیں ہوں مجھے بصیرت عطا ہو یا رب
ملے مجھے بھی وہ جذب الفت کہ لکھ سکوں میں سلام ان کا

فصاحتوں میں بلاغتوں میں ہو کیسے انکا مثیل کوئی
فروغ ام الکتاب اختر بیان ان کا کلام ان کا

Marfat.com

ننھے حضور کے لئے دعائیہ لوری

(جو حضرت شیماؓ اپنے رضاعی بھائی حضور ﷺ کو گود میں لے کر گنگنایا کرتی تھیں)

(ترجمہ)

یہ مرا ننھا سا بھائی جو مری آغوش کی زینت ہوا
پھول سے معصوم بچوں میں نہیں اس کی مثال
حسن و رعنائی میں یکتا اور جواں دیکھوں اسے
یہ رہے زندہ سلامت اے خدائے ذوالجلال
کوئی ہمسر ہو نہ اس کا قوم کا رہبر بنے
جگمگائے اس کی ضو سے ہی جبین ماہ و سال
سر بہ خم ہوں اس کے دشمن اور حاسد اے خدا
ہو منور اس کا ماضی اور رہے تابندہ حال

Marfat.com

پھر زباں پر بات آئی سیرت و کردار کی
ہر طرف پھیلی ہے خوشبو احمدؐ مختار کی

رحمت عالم بنایا آپ کو اللہ نے
آپ نے تبلیغ کی احسان کی ایثار کی

ظلمتیں سمٹیں جہان نو منور ہو گیا
روشنی پھیلی رسولؐ اللہ کے کردار کی

رحمت عالم نے روکا اور پسپا کر دیا
اپنی پوری قوتوں سے کفر نے یلغار کی

کس کی جرات تھی کہ آکر سامنے وہ توڑتا
پختگی اس استقامت کے کڑے کہسار کی

مرحبی معبود سارے ریزہ ریزہ ہو گئے
جب چلی شمشیر براں حیدر کرار کی

آپ آئے ہر طرف برپا ہوا امن و سکوں
تھم گئیں ساری صدائیں شور گیر و دار کی

کون سی نعمت تھی ایسی جو نہ کی اس نے عطا
رہ گئی باقی فقط اک آرزو دیدار کی

سرفروشوں کے مقابل کون ہے جو آسکے
تاب لائے کون اختر قوت احرار کی

Marfat.com

عدیل کون تھا اس کا ہزار صد میں بھی
نہیں تھا کوئی بھی اس جیسا اب وجد میں بھی

نہ ہو جو ورد زباں اسم احمدؐ مرسل
سکون دل نہ ملے اللہ الصمد میں بھی

طلسم عقل جو ٹوٹا ملا خودی کا شعور
جنوں کا رنگ نمایاں ہوا خرد میں بھی

حضورؐ ہی کی شفاعت سے روشنی ہوگی
ازل کا نور نظر آئے گا ابد میں بھی

پڑا جو سایہ سیرت حضورؐ کا اس پر
چمک سی پیدا ہوئی ہے سرشت بد میں بھی

بجھاتا کون شہیدوں کا خون ہے ان میں
چراغ جلتے رہے آندھیوں کی زد میں بھی

محیط تھا یک و تنہا وہ سب زمانوں پر
وہ بے کنار ہے اختر ہزار حد میں بھی

Marfat.com

از رموز فارسی

تو سورۃ اخلاص قل ھو اللہ سے دل کو اپنے قوی بنالے

خلیفہ راشد سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا فرمان
حکیم الامت علامہ اقبالؒ کے خواب میں

(نظم آزاد)
حکیم الامت نے خواب دیکھا
میں اس کی تعبیر دیکھتا ہوں
بہت ہی گہری طویل شب تھی
یہ رات ٹوٹی تو میں بھی اختر
بہر سو رخشاں طلوع مہروطن کی تنویر دیکھتا ہوں
وہ مرد کامل وہ مرد مومن غلام کذب و ریا نہیں تھا
جو خواب دیکھے تھے اس نے یارو وہ سارے رویائے صادقہ تھے
چہار جانب جدھر بھی دیکھوں اسی کی تصویر دیکھتا تھا
وہ مرد ہندی جو آستان رسولؐ اکرم پہ سر جھکائے کھڑا ہوا تھا
لبوں پہ اس کے تھیں سرد آہیں
فراخ سینہ وفور غم سے بھرا ہوا تھا
اور اس کے آگے تھی بارگاہ رسولؐ اکرم کے سبز گنبد کی ٹھنڈی چھاؤں
جو جلتے صحراؤں ریگزاروں پر سبز مخمل بچھا رہی تھی
شمیم خلد بریں محبت کی ٹھنڈی شبنم سے برگ و گل کے
حسین چہرے دھلا رہی تھی

Marfat.com

لطافتوں کے حسین منظر میں کھویا شاعر
بچشم حیرت یہ تک رہا تھا
اچانک اس کی نظر سے اوجھل ہوا یہ سب کچھ
اور ایک چہرہ! حسین چہرہ ابھر کے آیا
وہ اک عرب تھا کہ جس کی آنکھیں تھیں نور صدق و صفا سے روشن
تھا جس کا مدفن رسولؐ اطہر کا پاک مدفن
رسولؐ رحمت کے دین اقدس کا وہ نگہباں
وہ جس نے روکا تھا کذب و فتنہ کا اٹھتا طوفاں
حجازیوں کا وہ ماہ رخشاں
جو تنگ غاروں میں ریگزاروں میں
حق و باطل کے کار زاروں میں
زندگی بھر رسول اطہر کا ساتھی بن کر
ہوا تھا روشن شجاعتوں کا چراغ بن کر
حکیم الامت کے روبرو تھا
یہ خواب ہے کیا؟
حکیم الامت نے دل میں سوچا
نہیں نہیں یہ خواب کب ہے
کہ میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں
صدیق اکبر یہ بوبکر ہے
رسولؐ آخر کے بعد اس کی جلیل امت کا تھا نگہباں
میں اس کے قدموں میں سر جھکا کر یہ کیوں نہ پوچھوں

Marfat.com

کہ میرے خوابوں کا رنگ کیا ہے
وہ اس میں اپنا ہی رنگ بھر دے
جو اس نے ختم الرسل سے لے کر عطا کیا ہے زمانے بھر کو
بڑی لجاجت سے جھک کے اس کے حضور پوچھا
اے نور اول کے عکس اول
ہمارے دکھ کا علاج بھی کر
یہ سن کے یار نبیؐ نے شفقت بھری نگاہوں سے اس کو دیکھا
نوازا شیریں نواسے اپنی
تو سورۃ اخلاص قل ھواللہ سے دل کو اپنے قوی بنالے
یہی ہدایت کا نور ہے جو
ہزاروں سینوں میں سانس بن کریگانگت کا شعور دے گا
دلوں کو توحید رب اکبر کا نور دے گا
تم اپنے مرکز سے ہٹ گئے ہو
کئی گروہوں میں بٹ گئے ہو
تراش رکھے ہیں تم نے کتنے ہی جھوٹے معبود اپنے دل میں
بھلا دیا ہے وہ درس تم نے دیا جو امی لقب نے تم کو
کوئی ہے سندھی کوئی پنجابی کوئی ہے پشتوں کوئی بلوچی
یہ کیا ہے سب کچھ
بشکل تسبیح تھے کبھی تم
اور اب یہ حالت کہ دانہ دانہ بکھر گئے ہو
خدا کی رسی کو چھوڑ کر تم چلے ہو شیطاں کی راہ پر کیوں

Marfat.com

میں دیکھتا ہوں شعور وحدانیت سے روشن ہے ترا سینہ
رسولؐ رحمت کی الفتوں سے بھرا ہوا ہے یہ آب گینہ
میرا یہ پیغام سب کو دے دے
خدا نے تجھ کو عطا کیا ہے سخن وری کا حسیں قرینہ
کہ اب بھی بگڑا نہیں ہے کچھ بھی
سب اپنا قبلہ درست کرلیں
وہ قل ہو اللہ کا ورد کرلیں
اسی سے سب کو سکوں ملے گا
وہ جس سے حاصل ہو فتح و نصرت
اسی سے جذب دروں ملے گا

Marfat.com

سرکار دو عالم ہی کے عرفاں کا اثاثہ
اے کاش مرے پاس ہو ایماں کا اثاثہ

کچھ حیثیت مال نہیں میری نظر میں
ہے عشق محمدؐ ہی مسلماں کا اثاثہ

از فرش سوئے عرش ثنا جاتی ہے اس کی
صحرا کی خموشی ہے حدی خواں کا اثاثہ

سرکار کی سیرت ہی مرا حسن بیاں ہے
یہ میرا تکلم ہے مری جاں کا اثاثہ

سب ان کی عطا جو بھی ہے اس باغ جہاں میں
یہ رنگ یہ خوشبو گل خنداں کا اثاثہ

اک کرب مسلسل کے سوا کچھ بھی نہیں ہے
مت مانگ تو اس چشمہ حیواں کا اثاثہ

گوئم بتو من راست کہ از کوئے محمدؐ
خوشتر تو نہیں روضہ رضواں کا اثاثہ

Marfat.com

ظلمت میں ہیں آقا ترے افکار اجالے
کرتے ہیں عطا جرات اظہار اجالے

چمکے ہیں اسی نور سے یہ مہر و قمر بھی
روشن ہیں بہت آپ کے سرکار اجالے

ہے نور سحر رنگ شفق آپ کے دم سے
ہیں دور و قریں آپ کے گلنار اجالے

سرکار نے کر دی ہے اندھیروں کی قبا چاک
سو بار بجھے دیپ تو سو بار اجالے

یہ عالم امکاں جو ہے روشن تو انہی سے
سیرت ہے حسیں آپ کی کردار اجالے

تاحد نظر نور بچھاتے ہیں زمیں پر
لاریب کہ ہیں جادہ ابرار اجالے

لو قیصر و کسریٰ کی بھی آنکھیں ہوئیں خیرہ
ہیں برق بداماں سر دربار اجالے

احمر کے محل میں تو کبھی تاج محل میں
قرآن نے کیے نقش بہ دیوار اجالے

Marfat.com

مال و زر دنیا کا وہ نخچیر نہیں ہے
حاصل ہو سکوں جس کو وہ دل گیر نہیں ہے

جی میں ہے لکھوں میں بھی ثنا اپنے نبیؐ کی
ڈرتا ہوں شگفتہ مری تحریر نہیں ہے

آئے نہ کبھی سامنے اس شخص کی منزل
صحرائے جنوں ہی میں جو رہ گیر نہیں ہے

بدلے ہیں خدوخال ہی اب شیشہ جاں میں
ایام گزشتہ کی وہ تصویر نہیں ہے

چھوڑا ہے جو دامان نبی ہاتھ سے اپنے
صد حیف دعاؤں میں بھی تاثیر نہیں ہے

مانا کہ منور ہے ضیا ریز ہے سورج
جو دل میں اتر جائے وہ تنویر نہیں ہے

آپ آئے ملی طوق غلامی سے رہائی
پاؤں میں کسی شخص کے زنجیر نہیں ہے

میں اور رہوں دور مدینے کی فضا سے
مولا مرے خوابوں کی یہ تعبیر نہیں ہے

Marfat.com

سرکار کی صورت اور سیرت سب نبیوں میں محمود ہوئی
دیں دار ہوئے سب انس و جاں بس ذات خدا مسجود ہوئی

مرحب کی طرح شیبہ کی طرح ہر قوت شر محسود ہوئی
باطل کی ہر اک تحریک مگر لاحاصل تھی بے سود ہوئی

روشن ہے فضائے شام و سحر اس مہر منور کی ضو سے
ظلمت کی گھٹائیں چھٹنے لگیں اب تیرہ شبی محدود ہوئی

تھی کس میں جرات لڑتا وہ اللہ کے نبیؐ کے لشکر سے
اب جنگ حق و باطل میں ہر طاقت شر نابود ہوئی

حضرت کا اشارہ پاتے ہی قدموں میں گرے سب منہ کے بل
اصنام کا جادو ٹوٹ گیا بس ذات خدا معبود ہوئی

آپ آئے تو تعمیر ہوئیں توحید کی پختہ دیواریں
بے مصرف تھی سو مشرک کی ہر راہ عمل مسدود ہوئیں

ہر جذبہ ایماں آنحضرت سرکار کی الفت ہی ٹھہرا
اللہ کی رضا میں ہر شے کی قربانی ہی مقصود ہوئی

جو قہر خدا کی صورت تھیں آفات سماوی ختم ہوئیں
آپ آئے تو سبحان اللہ ہر ساعت ہی مسعود ہوئی

کس منہ کو لے کر جائیں ہم سرکار کے در پر اے اختر
ہم عاصی ہیں شرمندہ ہیں پیشانی عرق آلود ہوئی

Marfat.com

مہر حرا سے جلوہ نما طور ہو گیا
عالم تمام نور سے پر نور ہو گیا

سمٹی سمٹ کے تیرگی محدود ہو گئی
پھیلا وہ نور سایہ بھی کافور ہو گیا

اللہ کے رسولؐ نے عین الیقین دیا
جاگا شعور، وہم و گماں دور ہو گیا

نظم جہان نو کو چلانے کے واسطے
نائب خدائے پاک کا مامور ہو گیا

لوگوں کو جب حضور نے حق آشنا کیا
دین مبیں ہی عدل کا منشور ہو گیا

باطل نے ہر محاذ پر کھائی ہے وہ شکست
شیطان سر جھکانے پہ مجبور ہو گیا

Marfat.com

جواہر ہیں یہ برگ و گل خیابان محمدؐ کے
یہ موتی ہیں کلام اللہ قرآن محمدؐ کے

یہ ہر گوشے میں دنیا کے جہاں جاؤ مہکتے ہیں
چمن ہیں ہر جگہ پھیلے گلستان محمدؐ کے

قیام شب میں ہر شے نور بن کر جگمگاتی ہے
بہت روشن ہیں مہ پارے شبستان محمدؐ کے

اسی چوکھٹ کی دریوزہ گری کی بادشاہوں نے
بھلا ہمسر کوئی ہو کس طرح شان محمدؐ کے

رسولؐ اللہ کے مامن میں وہ آتے ہیں امر ہو کر
مراتب کتنے اونچے ہیں، شہیدان محمدؐ کے

ادا کرتے ہیں وہ تو بس نیابت کے فرائض ہی
سر تسلیم خم رہتے ہیں شاہان محمدؐ کے

کوئی نطشے کوئی دانتے کوئی روسو کوئی لینن
یہ سب کے سب ہیں خوشہ چین دلستان محمدؐ کے

شجاعت میں کوئی بھی ان کا ہمسر ہو نہیں سکتا
مقابل کون آئے گا غلامان محمدؐ کے

غزالی ہے کوئی رازی کوئی ہے تیمیہ اختر
مہک اٹھے ہیں کتنے پھول بستان محمدؐ کے

Marfat.com

جہان حسن و رعنائی رسولؐ محترم سے ہے
بحمد اللہ یہ زیبائی اسی ابر کرم سے ہے

انہی کے نقش پا کے نور سے تکوین عالم ہے
یہ سارا حسن موجودات ان کے دم قدم سے ہے

ہر اک قرطاس ہستی جگمگا اٹھا ہے نعتوں سے
عطا ان کی ہے یہ جو روشنی میرے قلم سے ہے

اجالے میں بدلتی ہے شب ہجراں کی تاریکی
محبت کی سحر کاری فروغ چشم نم سے ہے

عطا کرتے ہیں وہ اپنے غلاموں کو شہنشاہی
سخاوت یہ رسولؐ اللہ کے دست کرم سے ہے

اس عصر نو میں ہیں حسن روایت کے امیں ہم ہی
گئے اعصار کی خوشبو جو باقی ہے تو ہم سے ہے

یہ لازم ہے کہ لیں ہر سانس میں نام نبیؐ اختر
حیات نو انہی کے پاک ذکر محترم سے ہے

Marfat.com

شب اسریٰ جو آئے عرش پر محفل جمی ان کی
کہ تھی مقصود رب دو جہاں کو سر خوشی ان کی

صفا کی گھاٹیوں سے ماہ کامل بن کے وہ ابھرے
منور ہر جگہ کو کر رہی ہے چاندنی ان کی

گذشتہ دور سب ان کے، وہی ہیں روح عصر نو
حیات کائنات رنگ و بو ہے زندگی ان کی

وہ مشرق بھی ہیں مغرب بھی شمالاً" وہ جنوباً" وہ
جدھر دیکھو نظر آئے گی بس تابندگی ان کی

یہ ماضی حال و مستقبل زمانے سب انہی کے ہیں
ازل سے تاابد پھیلی ہوئی ہے روشنی ان کی

قدم بڑھ کر لئے تھے آپ کے حوران و غلماں نے
شب معراج تھی بے مثل یارو دلکشی ان کی

سوالی ہیں اسی در کے ہزاروں تاجور ہمدم
شہنشاہوں کو لرزاتی رہی ہے سادگی ان کی

وہ رحمت ہیں سو آفات سماوی ٹل گئیں اختر
جہاں پر ابر بن کر چھا گئی ہے بندگی ان کی

Marfat.com

اس جیسا کب دیکھا کوئی کیسا دلکش چہرا تھا
مہر روشن کی صورت وہ تاریکی میں ابھرا تھا

وہ آیا تو ہر گلشن میں باد بہاراں آئی تھی
پت جھڑ میں بھی ایک شگفتہ پھول کی صورت نکھرا تھا

جگمگ جگمگ نور کی کرنیں اس کے روئے زیبا پر
عرش بریں سے نیچے آکر غار حرا میں ٹھہرا تھا

وہ تو کامل حسن بیاں تھا خاموشی کے پیکر میں
اس کی بات نہ سننے والا گونگا تھا یا بہرا تھا

حاسد کی تاریک نگہ سے محفوظ و مامون رہا
اس کے گرد و پیش وفا کی روشنیوں کا پہرا تھا

سنگ زنی کے موسم میں بھی باران توحید رہا
اک آئینہ تھا وہ لیکن نہ ٹوٹا نہ بکھرا تھا

عرش و فرش کی زینت تھا وہ حسن کامل خندہ رو
اللہ اور نبیؐ میں اختر ربط بہت ہی گہرا تھا

اگرچہ پت جھڑ کی رت ہے اختر مگر میں فصل بہار میں ہوں
بفضل ربی رسولؐ رحمت کے اب بھی لیل و نہار میں ہوں

بلا سے عفریت ظلمتوں کے چہار جانب سے گھورتے ہیں
مجھے ہے خطرہ نہ خوف کوئی میں رحمتوں کے حصار میں ہوں

ردائے حب رسولؐ اوڑھے ہوئے ہوں میں تو بدن پہ اپنے
غلام حرص و ہوا نہیں ہوں گلیم صبر و قرار میں ہوں

سمجھ نہ آیا یہ راز ہستی وجود کیا ہے عدم میں کیا ہے
بہت اندھیرا ہے میرے مولا میں کب سے سوچوں کے غار میں ہوں

عطا ہو جذبوں کی گرم جوشی یہ سرد مہری کا سحر ٹوٹے
محبتوں کے اے مہر انور میں نفرتوں کے دیار میں ہوں

رواں ہوں سوئے رسولؐ رحمت وہ ماہ کامل ہیں میری منزل
کبھی تو پہنچوں گا ان تلک میں ہنوز گرداں مدار میں ہوں

طریق عجز و نیاز میرا طبیعتوں پر گراں نہ گذرے
سرور عشق نبیؐ ہے یہ. تو اسی نشے کے خمار میں ہوں

میں جب بھی آنکھوں کو کھولتا ہوں حرم کا منظر نظر میں آئے
میں خواب میں ہوں کہ فی الحقیقت حضور شہر نگار میں ہوں

یہ راہ طیبہ کے کاروانوں کی گرد مجھ کو ہے جاں سے پیاری
کہ رشک خلد بریں ہے یہ تو میں خوشبوؤں کے غبار میں ہوں

Marfat.com

عام الفیل کے بعد طلوع آفتاب رسالت ﷺ اور بلال ابن رباح

یہ دن اہل تہامہ کے لئے کتنا مبارک تھا
انہوں نے ہاتھیوں کے اس عظیم الشان لشکر پر فتح پائی
جو بیت اللہ کو ملیا میٹ کرنے کے لئے آیا
مگر یہ فتح کیسی تھی؟
جو دشمن سے مبارز آزما ہو کر انہیں حاصل ہوئی نہ تھی
وہ اس قابل نہیں تھے ابرھہ کی فوج سے لڑتے
وہ غاروں میں چھپے تھے خالی کر گئے تھے شہر کو سارے
وہ بیت اللہ کو اللہ کے حوالے کر گئے تھے سب
انہیں معلوم تھا وہ خود حفاظت کرنے والا ہے
وہ اللہ ہے وہ خالق ہے
وہ بحر و بر کا مالک ہے
یقیں تھا ان کو جس کا
ہو گیا ظاہر وہ منظر بھی
اچانک اک ابابیلوں کا لشکر چھا گیا دشمن کے لشکر پر
فضا سے سنگریزوں کی ہوئی بارش
جو تھی قہر خداوندی
بکھر کر رہ گئی ساری جمعیت اس بڑے جرار لشکر کی
انہیں حاصل ہوا نہ کچھ
تباہی اور ہلاکت ہی تو بس ان کا مقدر تھی

Marfat.com

یہ حالت دشمن شہر خدا کی بد سے بدتر تھی
شکست فاش کھا کر ابرھہ بھاگا
پلٹ کر ہی نہ دیکھا اس نے
اپنے بھس بھرے لشکر کی جانب بھی
جو لت پت خون میں بکھرا پڑا تھا
جو زندہ بچ گئے وہ بھاگے جا رہے تھے سب
یہ دیکھا اہل مکہ نے فوراً سب پہاڑوں سے نکل آئے
جمع کرنے لگے مال غنیمت کو
بہت ہی بیش قیمت مال ان لوگوں کے ہاتھ آیا
سُہیم ابن سہیل اک لوٹنے والے نے دیکھا ایک حُبشی کو
نکیل اک ناقہ کی پکڑے وہ بھاگا جا رہا تھا شہر سے باہر
بہت ہی خوبصورت اور تنومند اونٹنی تھی وہ
جواہر سے مزین ایک ہودہ بھی کسا تھا پشت پر اس کی
سہیم اس کی طرف نیزے کو لہراتے ہوئے دوڑا تو اس حبشی نے فوراً ہی
نکیل اس اونٹنی کی اس کو دے دی
بہت ہی خوبصورت تھا وہ محمل جو کسا تھا اونٹنی پر
اور اس کے ریشمیں پردوں کے اندر
ایک دوشیزہ چھپی تھی
اگرچہ سانولی رنگت تھی اس کی
مگر بے حد حسین تھی وہ

Marfat.com

صحیم اس کو خلف کے پاس لے آیا

خلف نے اس سے پوچھا کون ہے یہ تو اسے لایا کہاں سے؟

یہ لڑکی بھانجی ہے ابرھہ کی

اسی کے ساتھ لشکر میں تھی شامل

یہ شہزادی ہے سو میں آپ ہی کے پاس لایا ہوں

کسی سردار ہی کے گھر کے لائق ہے یہ دوشیزہ

حمامہ نام ہے اس کا

خلف نے تند خو نظروں سے حمامہ کی طرف دیکھا

یہ باندی ہے اگرچہ خوبصورت ہے مگر پھر بھی

کنیزوں ہی میں شامل یہ رہے گی

اسے لائے ہو میرے پاس یہ اچھا کیا تم نے

یہ ان لوگوں کے ساتھ آئی جو بیت اللہ کو ڈھانے کے لئے آئے

یہ ممکن ہی نہیں اس بدبخت کو رکھوں میں اپنے گھر

میں اس کو بھیج دوں گا بس غلاموں اور کنیزوں میں

چراتے ہیں جو صبح و شام میری بکریوں کو

رباح دونوں کی باتیں سن رہا تھا

کبھی وہ بھی غلاموں میں تھا شامل

خلف نے اس کی خدمت کے عوض آزاد اس کو کر دیا تھا

وہ اس معصوم شہزادی کو تکتا رہ گیا تھا

محبت اور ترحم کے حسین جذبات سے مغلوب تھا وہ

Marfat.com

ادب سے سر جھکا کر اپنے آقا سے وہ بولا
اگر تذلیل ہی مقصود ہے اس شاہ زادی کی تو پھر اس کو
بیوی ہی بنا دیجئے غلاموں میں کسی کی
یہ اچھا مشورہ تم نے دیا ہے
خلف نے مسکرا کر اس کو دیکھا
میں تجھ ہی کو عطا کرتا ہوں اس کو
اسے بیوی بنا لے
جو بچے اس سے پیدا ہوں گے سارے
وہ میرے ہی غلاموں میں رہیں گے
رباح نے سر جھکایا اور حمامہ کو وہ اپنے گھر میں لے آیا
اسے آرام پہنچایا
وہ خوش تھا اس نے اک مجبور لڑکی کو مشقت سے بچایا تھا
بظاہر وہ میاں بیوی کی حیثیت میں رہتے تھے ولیکن
رباح اس کی فقط عزت ہی کرتا تھا
جہاں تک اس سے ممکن تھا ضرورت کی ہر اک شے اس کو پہنچاتا
رباح کی اس محبت اور شفقت سے حمامہ بھی متاثر تھی
وہ جب آتا تو اک گونہ سکوں محسوس کرتی تھی
سمجھتی تھی کہ اس کا نیک دل شوہر وہی تو ہے
اگرچہ ہے وہ شہر میلا اور اپنے آپ کو کمتر سمجھتا ہے
پھر اک دن جب وہ اس کے پاس آیا تو حمامہ نے کہا اس سے

Marfat.com

شریک زندگی جب میرے تمہی ہو
تو پھر مجھ سے یہ تم کیوں دور رہتے ہو
میں بیوی ہوں تمہاری اور میرا فرض ہے خدمت تمہاری
رباح گرچہ غلامی میں نہیں تھا
مگر آقا سمجھتا تھا خلف کو
وہ سارے کاروبار اس کے سلیقے اور محنت ہی سے کرتا تھا
خلف اس سے بہت خوش تھا
وہ اکثر اس سے کہتا
یہ میں ہوں جس نے بیوی تم کو دی ہے
مگر یہ کیا! تمہاری گود میں اب تک کوئی بچہ نہیں ہے
ضروری ہے مرے بیٹے امیہ کے لئے تو
ایک خدمت گار پیدا کر
رباح نے یہ سنا تو ناگواری سے زباں کھولی
جسے تم نے مری بیوی بنایا وہ بہت ہی نیک دل اور قابل تعظیم عورت ہے
وہ ایسے ظلم کو اس جبر کو برداشت کر پائے گی کیسے؟
اسے آزاد کردے یہ بڑا احسان ہوگا تیرا مجھ پر
خلف نے تیز نظروں سے اسے گھورا
یہ ممکن ہو نہیں سکتا کبھی بھی
تری بیوی تو لونڈی ہے ہماری
ہمارے ہی لئے بچے جنے گی

Marfat.com

رباح نے جانب کعبہ نظر کی اور پکارا

دہائی اے خدا اے رب کعبہ دھائی ہے تری اے رب کعبہ

غلامی یہ غلامی تا بکے اے میرے اللہ

شب یلدا یہ کب ٹوٹے گی مولا

یہ مکہ شہر بیت اللہ

خلیل اللہ، ذبیح اللہ کا مامن تھا

یہی شہر حسیں اس کائنات آب و گل کا محور تھا

مگر اب یہ ہزاروں بت گروں اور بت پرستوں ہی کا مرکز تھا

فقط جابر قبائل ہی رہائش اس میں رکھتے تھے

مگر پھر بھی محافظ اس کا خود اللہ اکبر تھا

بہر جانب اڑانوں میں ابابیلوں کا لشکر تھا

مگر باوصف اس عظمت کے لوگو یہ برائی اور جرائم ہی کا مرکز تھا

غریبوں اور مظلوموں پہ کوئی رحم کھائے غیر ممکن تھا

غلامی کے شکنجے میں کسے افراد تھے سارے

کبھی کعبے کی جانب اور کبھی وہ جانب افلاک تکتے تھے

زمیں پر اپنا سر رکھ کر دعائیں مانگتے تھے وہ

کرم فرما ہمارے حال پر اے قادر مطلق

یہ انساں کب تلک ذلت کے پنجے میں رہیں گے

کسی کو بھیج کاٹے جو غلامی کی یہ زنجیریں

بدل دے آ کے انسانوں کی تقدیریں

Marfat.com

وہ مرد باصفا فاران کے دامن میں رہتا تھا
بڑی گہری نظر رکھتا تھا انجیل مقدس پر
وہ اکثر کہتا رہتا تھا بزرگوں نے بڑی تحریف کی اس میں مگر پھر بھی
خدا کے آخری پیغامبر کا تذکرہ موجود ہے اب بھی
جناب حضرت عیسیٰ کی تعلیمات کا حاصل وہی ہو گا
وہی ہو گا خلیل اللہ کے اسلام کی تکمیل کردے گا
وہ آئے گا
طواف کعبتہ اللہ میں فرشتے اس کی آمد کے حسیں نغمات گاتے ہیں
مجھے محسوس ہوتا ہے میں سنتا ہوں
اندھیرا ہے بہت لیکن مجھے کامل یقیں بھی ہے
یہ ظلمت دور ہو گی صبح صادق ہونے والی ہے
نہ گھبراؤ مرے بچو وہ آئے گا
خلیل رب اکبر کی دعا ہے وہ
نوید اس کی سنائی تھی مسیحا نے
وہ آئے گا تو پھر وہ صورت خورشید انور ضوفشاں ہو گا۔ وہ رحمت ہے
وہ رحمت للعالمیں بن کر ہی آئے گا۔
نہ ہو گا پھر کوئی مظلوم لوگو اس کے آنے پر
غلام اس کے شہنشاہ جہاں ہوں گے
چلو آؤ مرے پیچھے دعا ہم مل کے مانگیں گے
صفیں اپنی کرو سیدھی وہ آئے گا ہمیں جینا سکھائے گا

Marfat.com

یہ ساری کائنات رنگ و بو ہے منتظر اس کی
وہ آتے ہی محبت کے حسیں نغمے سنائے گا
وہ احمد ہے وہ حامد ہے وہ محمود و محمدؐ ہے
وہ اول بھی وہ آخر بھی وہ دانائے سبل بھی ہے
وہ رنگ و نور گلشن اور وہ خوشبوئے گل بھی ہے
نقیب سورہ اخلاص بھی ختم الرسل بھی ہے
سلام اس ابر رحمت پر کہ وہ مولائے کل بھی ہے----- وہ آئے گا
اور پھر وہ دن بھی آیا۔ جب وہ ماہ ضوفشاں اترا جناب آمنہ کے گھر
یہ کائنات آب و گل منور ہو گئی جس سے
وہ نور اولیں تھا آخری پیغامبر بھی تھا
براھیمی دعاؤں کا ثمر بھی تھا
مسیحا کی بشارت تھا---------- غلاموں بے کسوں بیواؤں کا ملجا و ماویٰ تھا
امانت اور دیانت میں وہ یکتا تھا
خدا کے نیک بندوں کی نگاہوں کا وہ مرکز تھا
ہجوم بت پرستاں بت گراں میں وہ اکیلا تھا
جہالت کی گھٹاؤں پر وہ بجلی کی طرح کڑکا
شب ظلمت میں اس کی ذات تھی اک نور کا تڑکا
سعادت مند روحیں جن کے جسم ناتواں میں تھیں
انہی مظلوم لوگوں نے یتیموں اور غلاموں نے
نبیؐ کے دامن پر کیف میں' آکر پناہ لے لی

Marfat.com

غریبوں بے گھروں نے اس کے دامن میں پناہ لے لی
صحابہ کا یہ لشکر اپنے آقا کا تھا متوالا
منور کر رہا تھا ان کے چہرے نور کا ہالا
یہ بوبکر و عمر ہیں اور وہ عثمان و حیدر ہیں
بلال خوشنوا ہیں زید ہیں عمار و یاسر ہیں
زمیں کی گردش بنتے رہیں گی ماہ و سال اپنے
گذرتے وقت کی قبروں میں سو جانا ہر انساں کا مقدر ہے
حمامہ اور رباح بھی موت کی وادی میں جا سوئے
مگر جانے سے پہلے اک چراغ نور روشن کر گئے تھے وہ
وہ نورانی دیا روشن' بلال ابن رباح کا تھا
بجھا پائیں نہ جس کو کفر کی سب آندھیاں مل کر
وہ پابند سلاسل تھا مگر پھر بھی نہ ڈرتا تھا
علی الاعلان ہی وہ کفر کی تکذیب کرتا تھا
ستمگر جس قدر اس کو دباتے وہ ابھرتا تھا
موحد تھا رسولؐ اللہ سے کسب فیض کرتا تھا
مؤذن تھا بہت ہی خوبصورت اور شیریں تھی نوا اس کی
مدینتہ النبیؐ میں پھیل جاتی تھی صدا اس کی

Marfat.com

نصیب میں جو خدا کے پیارے نبیؐ کی یارو وہ دید ہوگی
جب ان کے قدموں کی خاک چوموں گھڑی وہ کتنی سعید ہوگی

یہ میں نہیں ہوں وہ اور ہوں گے ڈریں قیامت کے خوف سے جو
رسولؐ رحمت کو دیکھ لوں گا مری تو محشر میں عید ہوگی

بیاد روئے رسولؐ اعظم جو ہوں گی نم ناک میری آنکھیں
تو ذکر ہو سے ہی قطرہ قطرہ مئے شبانہ کشید ہوگی

قدیم بھی ہوں جدید بھی میں ازل سے سوئے ابد رواں ہوں
میں جو بھی لکھوں گا نعت یارو قدیم ہوگی جدید ہوگی

سکون قلب و نظر کی دولت ملے ہے سب کو انہی کے در سے
وہ قصر رحمت ہیں ان کے در پر ہر اک بشر کی شنید ہوگی

وہی تو پیکر ہیں عظمتوں کے انہی سے دیں کو بقا ملے گی
وہ جن کی خوئے وفا شعاری عمل میں صفت حدید ہوگی

وجود اطہر ہے ان کا قرآں یقین محکم ہے میرا ان پر
رسولؐ رحمت کی جو بھی اختر حدیث ہوگی سدید ہوگی

Marfat.com

سبھی زائر گلستان رسولؐ اللہ میں آئے
جہاں بھی تھے شبستان رسولؐ اللہ میں آئے

علاقے جو نبی پاک پر ایمان لائے تھے
وہ سارے عدل و احسان رسول اللہ میں آئے

جنہیں یہ آرزو تھی زندگی میں خلد کو دیکھیں
وہ سب کے سب ہی بستان رسولؐ اللہ میں آئے

دیئے جنہوں نے دیں کے واسطے جانوں کے نذرانے
بحمد اللہ دل و جان رسولؐ اللہ میں آئے

بھری دنیا میں جو مد مقابل کفر ہی کے تھے
میان حشر دامان رسولؐ اللہ میں آئے

شہنشاہ بھی نبیؐ بھی اور کیا کیا کچھ نہیں وہ
یہ سارے مرتبے شان رسولؐ اللہ میں آئے

جنہوں نے وقف کر دیں راحتیں دین محمدؐ پر
وہ سب کے سب ہی خوان رسولؐ اللہ میں آئے

جنہیں اللہ نے دی عقل و دانش کی فراوانی
وہی تو تھے فقیہان رسولؐ اللہ میں آئے

یہ عزت اور فضیلت جن کو دی اللہ نے اختر
وہی تھے جو فصیحان رسولؐ اللہ میں آئے

Marfat.com

مبارک ہو زمیں والو رسولؐ اللہ آئے ہیں
تحائف رب اکبر کے وہ اپنے ساتھ لائے ہیں

وہ پیکر ہیں شرافت کے نجاوت کے شجاعت کے
قدم سب دشمنوں کے خود بخود ہی ڈگمگائے ہیں

سر دیوار کعبہ سورہ کوثر کو جب دیکھا
فصیحان عرب حیراں ہوئے ہیں مسکرائے ہیں

جہاں ویران صحرا میں کبھی تنکا نہ دیکھا تھا
بیابانوں میں ان کے دم قدم نے گل کھلائے ہیں

عطا کیں زندگی کی رونقیں تاراج بستی کو
وہاں انسان پھولوں کی طرح اب کھلکھلائے ہیں

سموم جان لیوا کی جگہ باد صبا آئی
حقیقت میں یہ دامان رسولؐ اللہ کے سائے ہیں

تصور دل ربا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
نبی پاک نے بخشے سو اختر ہم نے پائے ہیں

Marfat.com

دین رسولؐ پاک کو قوت سے تھام کر
اقلیم قلب و جان کو دارلسلام کر

مانا کہ چھوٹا منہ تو بڑی بات ہے مگر
دل کہہ رہا ہے ذکر رسول انام کر

لے کر کلام پاک سے احکام زندگی
اللہ کے رسولؐ کی سنت کو عام کر

معراج مومنین ہے نمازوں کا اہتمام
تو بھی خدائے پاک سے جا کر کلام کر

تصویر کوئی ایسی بنا جو نہ مٹ سکے
دار فنا میں کوئی تو نقش دوام کر

اللہ اور رسول ہوں خوش تیری ذات سے
اپنے لئے تو آپ وہ پیدا مقام کر

Marfat.com

کب تک رہیں گے لب پہ ترے مرمریں صنم
ذکر رسول پاک کا ہی اہتمام کر

مولا عطا ہو شوکت اسلام پھر ہمیں
سوئے بہار حسن رخ احتشام کر

پھر سے بلند حق و صداقت کا بول ہو
تو اپنے دین پاک کا برپا نظام کر

قلب و نظر میں سحر عزازیل کا نہ ہو
تو وسوسے نکال کے اپنا قیام کر

تیرے حسیں وجود کو زخمی یہ کر نہ دے
شمشیر حرص و آز کو اختر نیام کر

Marfat.com

رنگ و خوشبو سے مہکتی انجمن میں آگئے
ہم دیار حسن کے عصر کہن میں آگئے

غنچہ تخیل کھل اٹھا ہے ان کے ذکر سے
وہ بہار بے خزاں بن کر چمن میں آگئے

سید عالم کے نقش پا ہیں کتنے دل ربا
شعر کی تاثیر بن کر حسن فن میں آگئے

وہ جو تھے خوش بخت ان کو مل گیا عین یقین
اور کچھ ایسے بھی تھے جو وہم و ظن میں آگئے

وادی پر خار ہی ان کا مقدر بن گئے
چھوڑ کر صحن گلستاں دشت و بن میں آگئے

کل سر رہ ایک دانشور نے یہ مجھ سے کہا
ہم تو بد قسمت ہیں اس دور فتن میں آگئے

Marfat.com

یہ تو تھی اللہ نبیؐ کے جانثاروں کی زمیں
کیوں اندھیرے کفر کے میرے وطن میں آ گئے

سنت خیر البشر سے کچھ تعلق ہی نہیں
چھوڑ کر ہم سادگی کو بانکپن میں آ گئے

بارک اللہ رحمت عالم کے فرمودات ہی
بن کے نغمات حسیں میرے سخن میں آ گئے

آپ نے۔ ہر ناتواں کو قوت ایمان دی
ولولے شوق شہادت کے بدن میں آ گئے

جنت طیبہ کے اختر آہوان خوش نوا
عنبریں خوشبو لئے ارض ختن میں آ گئے

Marfat.com

حضور آئے گلستان محبت میں بہار آئی
جلو میں آپ کے پھر رحمت پروردگار آئی

اندھیروں کے سفر سے کرہ ارضی نکل آیا
گئی تاریکیاں تابانی لیل و نہار آئی

سموم جان لیوا بن گئی باد بہاراں ہی
بہر سو خوشبوئیں پھیلیں نسیم خوشگوار آئی

در پاک نبیؐ پر ہی سلامی کے لئے ہمدم
سواری حضرت روح الامیں کی بار بار آئی

ظہور آیہ رحمت کی ساعت وہ گھڑی یارو
مبارک ہو زمانے بھر کی قسمت کو سنوار آئی

لیا جب بھی کسی نے اسم اعظم سرور عالمؐ
درودوں کی دعا لب پر مرے بے اختیار آئی

فصیل جبر و وحشت توڑ دی جب آپ نے آکر
سسکتی روح انساں تب ہی بیرون حصار آئی

میں لکھتا ہوں ثناء ان کی کمال اس میں نہیں میرا
قلم میں یہ صلاحیت بفضل کردگار آئی

وہ ہے محبوب سبحانی وہ ہے تنویر یزدانی
وہ ذات بے مثال اختر جو بن کے شاہ کار آئی

Marfat.com

بحمد اللہ شعور جذب الفت وا شتم وارم
کہ باشمع رسالت نور نسبت داشتم وارم

بصد لطف و کرم بارید بر صحرائے قلب من
خوشا من برسرم آں ابر رحمت دانشتم وارم

زتنویرش دل من شد منور صورت کوکب
فروغ قلب و جاں آں نقش ؤحمت داشتم وارم

ثنا خوان رسولؐ محترم امر امر لازم است
چہا اشعار می گوئم بلاغت داشتم وارم

بفیض آیہ رحمت سرائم نغمہ فاراں
ثنا چوں می کنم دم فصاحت داشتم وارم

چہ نازک است ایں آئینہ قلب حزیں اختر
بذکر سید عالم سلامت داشتم وارم

Marfat.com

ہے کرم مجھ پر رسول اللہ کی تنویر کا
لفظ روشن ہو گیا ہر اک مری تحریر کا

کفر کی ظلمت مٹی اور روشنی آگے بڑھی
سلسلہ دنیا میں پھیلا دین کی تعمیر کا

آپ نے آکر تو نقشہ ہی بدل ڈالا یہاں
خوبصورت رخ نظر آیا نئی تصویر کا

مل گئی انسان کو طوق و سلاسل سے نجات
ٹوٹ کر ہی رہ گیا حلقہ ہر اک زنجیر کا

ظلم سے آخر رہائی مل گئی مظلوم کو
ختم ہو کر رہ گیا ہر شور دارو گیر کا

شرق سے تا غرب ہر جا آپ کی پہنچی نوا
معجزہ ہے آپ کے خطبات کی تاثیر کا

Marfat.com

سامنے آتا ہے آنکھوں کے مقامِ مصطفیٰ
ذکر جب ہوتا ہے عرش و فرش کی تسخیر کا

رحمت للعالمیں تھے خواجہ بدر و حنین
کام شفقت سے لیا انھوں نے تیغ و تیر کا

کس میں جرات تھی کہ آتا اور کرتا سامنا
سید عالم کی لوگو برق وش شمشیر کا

تاب لا سکتا نہ تھا روئے محمدؐ کی کوئی
یہ شکوہ بے مثل ہی تھا حسن عالمگیر کا

بحر و بر کو روند ڈالا آپؐ کے عشاق نے
داستان عزم میں، کیا ذکر جوئے شیر کا

اور ایماں کی تپش سے جل کے خاکستر ہوا
کاغذی تھا پیرھن ہر کفر کی تصویر کا

Marfat.com

اسم رسولؐ پاک سے شاداں کئے ہوئے
بیٹھے ہیں دل کو ذکر سے فرحاں کئے ہوئے

ہیں بے خبر جہان سے یاد نبیؐ میں ہم
تر آنسوؤں کے نور سے مژگاں کئے ہوئے

آئے وہ جگمگاتے ہوئے نور قلب سے
یہ حسن کائنات فروزاں کئے ہوئے

لے کر خدا کا عکس حسیں آئے دہر میں
آئنہ حیات کو حیراں کئے ہوئے

کرتے ہیں طے فراق کی شب اہتمام سے
پلکوں پہ آنسوؤں سے چراغاں کئے ہوئے

آئے بہار بن کے وہ اس ارض خاک پر
دشت بلا کو رشک گلستاں کئے ہوئے

محو ثناء ہیں چرخ پہ سب نوریان عرش
اللہ کے رسولؐ کو مہماں کئے ہوئے

چرچا ہوا کہ سید لولاک آگئے
اپنی جبیں سے عرش کو رخشاں کئے ہوئے

Marfat.com

مینائے رسالت کی ہے صہبا میرے آگے
ہے رقص میں اک موج تمنا میرے آگے

آنکھوں میں بسالوں میں اسے دل میں اتاروں
ہر آن رہے گنبد خضریٰ میرے آگے

راہی ہوں مدینے ہی کا جب جان لیا تو
پابوس ہوا جاتا ہے صحرا میرے آگے

اے کاش ملے مجھ کو غلامی کی سند بھی
وا ہوگا کبھی تو در آقا میرے آگے

بے مثل ہے دنیا میں یہ فردوس نظر ہے
ہے کتنا حسیں منظر طیبہ میرے آگے

تخیل کے پردے پہ ابھرتا ہے مدینہ
رخشندہ ہے اک نور کا دریا میرے آگے

تاریک شب ہجر ہے امشب تو ہوا کیا
صورت گر تنویر ہے فردا میرے آگے

ہے راہ عدم سامنے سرحد پہ کھڑا ہوں
دنیا مرے پیچھے ہے تو عقبیٰ میرے آگے

جب بھی کبھی رخ کرتا ہوں میں سوئے مدینہ
اک راہ نما ہوتا ہے سایہ میرے آگے

Marfat.com

لکھ رہا ہوں قبلہ رو ہو کر جو میں نعت نبی
مل رہی ہے کعبتہ اللہ سے قلم کو روشنی

شہر جاں اس ماہ کامل سے ہوا ہے مستیز
بام و در روشن ہوئے چٹکی ہے ہر سو چاندنی

مسکرائی زندگی ہر سو اجالا ہو گیا
آپ کی آمد سے ہر دم مٹ گئی سب تیرگی

آپ سے پہلے بہت تاریک تھے لیل ونہار
اب ظہور نور سے کافور ہے تیرہ شبی

کفر کے ناپاک خرمن پرگریں جب بجلیاں
ہر جگہ ایمان کی کھیتی ثمر آور ہوئی

ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جب آپ نے لات و منات
پاشکستہ منہ کے بل ہو کر گری ہے بت گری

Marfat.com

کفر کے طوفان صر صر سے جو گل ہونے کو تھے
آپ ہی سے ان چراغوں کو ملی تابندگی

آپ ہی نے تو دیا ہے زیور انسانیت
آدمی کو آپ کے در سے ملی شائستگی

حامل رحم و کرم کیسے کوئی سلطان ہو
رحمت للعالمیں ہے آپ ہی کی سروری

بے بہا ہے آپ کی یادوں نے کی مجھ کو عطا
گوہر یک دانہ ہے یہ میری آنکھوں کی نمی

جب سے ان کا اسم اعظم ہو گیا ورد زباں
تب سے اختر مل گئی بے نام سی دل کو خوشی

Marfat.com

دنیا پہ کتنی رحمت رب غفور ہے
ہر جا رسولؐ پاک کا نور و ظہور ہے

کتنی ہی کہکشائیں منور ہیں آپ سے
قرطاس کائنات پہ نقش حضورؐ ہے

ضو آفریں ہے جلوہ یزداں سے آج بھی
یہ جبل بو قبیس بھی اک کوہ طور ہے

گل ریز ہیں حضور کی یادوں کے مرغزار
آنکھوں میں روشنی ہے تو دل میں سرور ہے

ہے آئینہ دل میں ہمیشہ سے اس کا عکس
شہر رسولؐ پاک گو نظروں سے دور ہے

الفت ہمارے دل میں بسی ہے رسولؐ کی
کب آرزوئے جنت حور و قصور ہے

خادم بھی ہے وہی تو ہے مخدوم بھی وہی
وہ شخص جس کے دل میں وفا کا شعور ہے

روشن اسی کے دم سے ہے یہ کائنات حسن
قلب و نظر میں جس کے محمدؐ کا نور ہے

Marfat.com

رسولؐ آئے، بر آئی نوع انساں کی امنگ آخر
ملا ہے باغ ہستی کو بہاروں ہی کا رنگ آخر

جو صدیوں سے جمی تھی میل کی تہ چھٹ گئی ساری
رسولؐ اللہ کے آنے سے دھلے سینوں کے زنگ آخر

پڑیں جب سایہ رحمت کی کرنیں روئے انساں پر
بظاہر بدنما جو تھے وہی نکلے خوشنگ آخر

مقابل کفر کے تنہا تھی ذات سید عالمؐ
نہ تدبیریں نہ شمشیریں نہ کام آئے خدنگ آخر

جو شمشیر و سناں کے بل پہ، آئے تھے پلٹ بھاگے
دھرے ہی رہ گئے سارے وہاں تیر و تفنگ آخر

مقدر میں لکھی تھی ان کے پسپائی کی رسوائی
ستم جو ڈھانے آئے تھے ہوئے وہ خود ہی تنگ آخر

رسولؐ اللہ بذات خود سپہ سالار اعظم تھے
مسلمانوں نے جیتے سب کے سب میدان جنگ آخر

صداقت پر نبیؐ کے یہ عجب اتمام حجت تھی
ثناء اللہ کی کرنے لگے ہاتھوں میں سنگ آخر

شکست فاش کھائی شرک نے توحید سے اختر
نبیؐ کے معجزوں نے کر دیا دنیا کو دنگ آخر

Marfat.com

اصناف شاعری میں یہی صنف تام ہے
لاریب فی کہ نعت ہی حسن کلام ہے

لبریز ہے یہ شربت حب رسولؐ سے
ہاتھوں ہیں میرے وحدت ربی کا جام ہے

وہ دور ہے شعور حقیقی سے اصل میں
مخلوق کو خدا جو کہے عقل، خام ہے

خلاق کائنات تو ذات الہ ہے بس
واحد ہے لا شریک ہے رب انام ہے

مفتوح سب اسی کے ہوئے شرق و غرب میں
دین مبیں جمال رخ احتشام ہے

سدرہ پہ جاکے علم یہ جبریل کو ہوا
کتنا رسولؐ پاک کا اونچا مقام ہے

Marfat.com

آئے نبیؐ تو کہتی تھیں انصار بچیاں
گاؤ خوشی سے آمد ماہ تمام ہے

فردوس گوش بن گیا ذکر حضور پاکؐ
ورد زباں جو اسم نبیؐ صبح و شام ہے

ایوان گنج رحمت عالم ہے رو برو
یہ در کھلا ہے سب کے لئے اذن عام ہے

تسبیح میں ہے محو ہر اک برگ ہر شجر
دل میں درود ہے تو لبوں پر سلام ہے

ایوان نعت کتنا منور ہے ان دنوں
یہ اہتمام اختر شیریں کلام ہے

Marfat.com

نور نبیؐ کا دل میں نہاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے
مجھ کو حاصل حسن بیاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

یاد نبیؐ کی خوشبو لہریں میرے دل میں اٹھتی ہیں
گویا یہ اک جوئے رواں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

پڑھتے ہی رہنا ہے میں نے آیات قرآنی کو
میرے مولا کی یہ زباں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

پاس مرے قرطاس بھی ہے اور سیرت سے آگاہی بھی
اور بھلا پھر لکھنا کہاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

آپ آئے تو دن نکلا ہے ظلمت شب کافور ہوئی
حق سچ سارا اب تو یہاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

نور مجسم اس کا سراپا ضو افشاں ہے اس کا سایہ
ماند یہاں سب حسن بتاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

ذات نبیؐ کی میرا ایماں میری حسرت میرا ارماں
جب تک میری جاں میں جاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

اس کی ذات سے روشن اختر ماہ منور مہر انور
جگمگ جگمگ کون و مکاں ہے میں نے لکھتے رہنا ہے

Marfat.com

لے کر آئے میرے آقا نور ھدیٰ لادینوں میں
عکس ہوا توحید کا روشن ذہنوں کے آئینوں میں

عقل کے اندھوں کی آنکھوں سے جہل کے دھبے صاف ہوئے
بانٹا ایسا نور بصیرت آپ نے ان نابینوں میں

رحمت عالم ہی نے بخشا مہر و وفا کا گنج وافر
کچھ بھی نہیں تھا شہر حرم کے ان بے حال مکینوں میں

چندھیائیں. سب آنکھیں جس سے ان میں ایسا نور ابھرا
جگ مگ اس نے پیدا کر دی ان بے نور نگینوں میں

ہر بے آب زمیں پر پھر وہ ابر بہاراں بن کر برسے
ہر صحرا گلزار کیا ہے اس کے دشت نشینوں نے

پژمردہ سے مردہ دلوں کو روح محبت اس نے دی
بے مقصد جو دھڑک رہے تھے انسانوں کے سینوں میں

سرداروں زرداروں کی ہر شان و شوکت ختم ہوئی
کوئی فرق رہا نہ باقی میروں میں مسکینوں میں

بحر و بر سارے ان کے زیر پر پرواز تھے اختر
طوفاں جیسی پروازیں تھیں صحرا کے شاہینوں میں

Marfat.com

نور حبیب سید ابرار مل گیا
نعتوں کو میری مطلع انوار مل گیا

ابھرے ہیں دل پہ پیکر نوری کے خدوخال
اس آئینے کو عکس رخ یار مل گیا

پروردگار دین مبیں تھے رسولؐ پاک
اسلام ہی تھا سیرت کردار مل گیا

تھا جس کا انتظار اندھیروں کے دور میں
نور سحر وہ مرگ شب تار مل گیا

سایہ کناں یوں ابر کے پارے نبیؐ پہ تھے
صحرا میں جیسے سایہ دیوار مل گیا

رکھتا ہے آخرت پہ نگاہیں وہ صبح شام
دنیا میں جس کو دیدہ بیدار مل گیا

Marfat.com

بے حد و بے کنار سخا ہے حضور کی
سوبار ہم نے مانگا تو سو بار مل گیا

اسریٰ کی رات عرش کی رفعت تھی زیرپا
کتنا بلند حسن کو معیار مل گیا

وہ ہی ہوا ہے سیرت اطہر سے ضوفشاں
جس دل کو نور سید احرار مل گیا

بے آب سرزمین سے ابھرے شفق کے رنگ
چشم فلک کو منظر' گلنار مل گیا

مرکز ہے کائنات کا کعبہ' جہان کو
خالق کا بے عدیل یہ شہ کار مل گیا

Marfat.com

محفل نعت سے ہر شخص ہی شاداں نکلا
ہر زباں ہی سے درود شہہ دوراں نکلا

راہ دشوار کٹی آئی یقیں کی منزل
نور ایماں سے گمان دل ناداں نکلا

اسم احمدؐ سے ملی قلب کو راحت کیا کیا
ذکر توحید و رسالت ہی سے ارماں نکلا

گوشے گوشے میں جہاں کے یہ ہوا ہے روشن
ضوفشاں نور حرا کتنا فروزاں نکلا

مل گئی کفر کے تاریک اندھیروں سے نجات
پو پھٹی رات گئے مہر درخشاں نکلا

وہ تو رحمت تھا کرم کرنا تھا اس کا شیوہ
لے کے شمشیر محبت سر میداں نکلا

Marfat.com

غم کا مارا ہوا روتا ہوا جو بھی آیا
آپ کے خانہ اقدس سے وہ خنداں نکلا

نقش احمد ہی ہر اک قلب پہ دیکھا اس نے
ہو کے ہر دل سے عزازیل پریشاں نکلا

میں چلا گھر سے فقط نغمہ فاراں لے کر
یہ ہی کچھ تھا مری گٹھری میں جو ساماں نکلا

مرحبا سدرہ پہ جبریل نے حضرت سے کہا
یہ سفر عرش بریں آپؐ کے شایاں نکلا

حل کیا نکتہ توحید نبیؐ نے اختر
جو نظر آتا تھا مشکل وہی آساں نکلا

Marfat.com

سیرت کو نئے طور سے کرنا ہے عیاں اور
لانا ہے قصائد میں بھی انداز بیاں اور
دیکھی ہے جھلک خوگر محسوس نے کچھ کچھ
ظاہر ہو مناظر میں بھی یہ حسن نہاں اور
حاصل ہمیں فطرت سے ہوئی عین یقیں ہے
سچ بات یہ کافر کا تو بڑھتا ہے گماں اور
نسبت ہے فقط ہم کو شہنشاہ حرم سے
کیا ہوگا بھلا اس سے بڑا نام و نشاں اور
ان سب پہ بھی ہے رحمت عالم ہی کا سایہ
ہیں کرہ ارضی سے پرے جتنے جہاں اور
اللہ نے عطا کی ہے جو اس شہر حرم کو
یہ حسن یہ رعنائی ذی ۔ شان کہاں اور

Marfat.com

جب ذکر کے پھولوں سے سجاتا ہوں میں اسکو
خوشبو سے مہک اٹھتا ہے گلدستہ جاں اور

جب یاد نبی ذکر خدا آتا ہے ان میں
ہو جاتے ہیں پھر دیدہ و دل نور فشاں اور

شبنم سے وضو کرکے وہ تسبیح کریں جب
فردوس نظر ہوتا ہے پھر رنگ گلاں اور

کہتا ہوں غزل عام روش سے ذرا ہٹ کر
ہے ذکر نبی میں بھی مرا رنگ بیاں اور

لاریب ترا رنگ سخن اور ہے اختر
شیرینی گفتار تری اور زباں اور

Marfat.com

مردان پر اسرار

مجسم نور کے پیکر جو گذرے جگمگائے تھے
اندھیرے دور کرنے روشنی وہ ساتھ لائے تھے

خوشی ہوتی تھی لوگوں کو جہاں سے وہ گزرتے تھے
انہیں تو دیکھ کر دشمن بھی اکثر مسکرائے تھے

بڑے ہی بے جگر ہو کر بڑے دشمن کی طاقت سے
مدائن پر خدائے پاک کی رحمت کے سائے تھے

نہتے ہاتھ شیروں‘ ہاتھیوں سے لڑ گئے تھے وہ
شجیع ایسے ترانے جن کے دشمن نے بھی گائے تھے

عظیم الشان لشکر لے کے آئے مار کھانے کو
نہ جانے کتنے رستم تھے جو آئے لڑکھڑائے تھے

بڑے پراسرار بندے ہیں رسولؐ اللہ کی امت کے
کبھی مشرق میں جا نکلے کبھی مغرب پہ چھائے تھے

حقیقت میں وہی بے مثل تھے سارے زمانے میں
رسولؐ اللہ کا جو آخری پیغام لائے تھے

Marfat.com

اذانیں ان کی شہروں اور صحراؤں میں گونجی تھیں
وہ اک نور مبیں بن کر جہاں پر جھلملائے تھے

مدینے سے وہ احسان و عدل ہی لے کے نکلے تھے
عجب خوشبو سے گھر الفت کے انہوں نے بسائے تھے

یہ ذکر خیر تھا اصحاب ہی کا بے بدل ہمدم
جو نغمات محبت تھے وہ ہم نے گنگنائے تھے

جواب اب تک کوئی بھی لا سکا نہ ان کی عظمت کا
شہیدان وفا نے کارنامے وہ دکھائے تھے

محبت نوع انساں میں کوئی ایسی دکھائے تو
جو واقف تک نہ تھے ان کے دلوں سے دل ملائے تھے

ہمیشہ کے لئے جو دفن ہو کر رہ گئے اختر
ستوں جتنے تھے مل کر کفر کے انہوں نے ڈھائے تھے

Marfat.com

تصور میں کیا کیا نہ ہم دیکھتے ہیں
قریب دل و جاں حرم دیکھتے ہیں

تو محمودؐ و حامدؐ محمدؐ ہے آقا
ترا ذکر ہر جا رقم دیکھتے ہیں

ازل سے ابد تک کی رعنائیاں سب
تری ذات ہی میں تو ضم دیکھتے ہیں

مہک عرش کی فرش طیبہ پہ پھیلی
زمیں اور فلک کو بہم دیکھتے ہیں

جہاں خشک سالی کا موسم ہو مولا
وہاں تیرا ابر کرم دیکھتے ہیں

یہ اعجاز الفت ہے ہر آنکھ کو ہم
ترا ذکر آئے تو نم دیکھتے ہیں

وہ کرتے ہیں انسانیت سے محبت
خدا والے عیبوں کو کم دیکھتے ہیں

اگر بند کر لیں کبھی اپنی آنکھیں
مناظر مدینے کے ہم دیکھتے ہیں

Marfat.com

شجاعت سے مولا تری شفقتوں سے
سر دشمناں خوار و خم دیکھتے ہیں

میں حیراں ہوں جاہل ہیں اس دور میں بھی
جو جاجا کے گونگے صنم دیکھتے ہیں

یقیں ہے لکھیں گے ثنائے محمدؐ
پکڑ کر یہ ہم بھی قلم دیکھتے ہیں

سب اہل نظر اپنے قرطاس دل پر
ترا اسم اعظم رقم دیکھتے ہیں

شہ انس و جاں تیرے طیبہ کی گلیاں
"خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں"

انہیں چوم لیتے ہیں پلکوں سے اختر
"جہاں ان کے نقش قدم دیکھتے ہیں"

Marfat.com

اے خوشا غار حرا ہی تھا شبستان رسولؐ
پھیلا کل عالم میں اس سے نور ایمان رسولؐ

ارفع و اعلیٰ ہے سب سے اس کی ذات دلربا
کون جانے عظمت آن نبی شان رسولؐ

زندگی کرنے کے سب گر آپ نے سکھلا دیئے
عالم اسباب پر ہے کتنا احسان رسولؐ

وہ شہنشاہ دو عالم تھے مگر یہ سادگی
ایک تکیہ اک چٹائی یہ تھا سامان رسولؐ

خدمت اقدس میں جو آیا اسے سایہ ملا
فرحت افزا کسقدر یارو ہے دامان رسولؐ

گونجتا رہتا ہے قرآن کی حسیں آیات سے
ہے منور نور سے ہر ایک ایوان رسولؐ

جانتے ہیں کوئی انساں اس کا ہم پلہ نہیں
نام سن کر سر جھکائیں مرتبہ دان رسولؐ

شرق سے تا غرب اس کی روشنی پھیلی کہ تھا
مہر انور علم و حکمت میں دلستان رسولؐ

ان کی ٹھوکر میں پڑے رہتے تھے سارے تاج و تخت
تھے شہنشاہوں کے آقا سب گدایان رسولؐ

Marfat.com

نور کی شمعیں فروزاں ہیں بھر جا دیکھئے
گوشے گوشے میں جہاں کے ہیں محبان رسولؐ

وہ شہنشاہوں کو خاطر میں نہیں لاتے کبھی
کسقدر بے باک و خود سر ہیں غلامان رسولؐ

کوئی للکارے تو کٹ مرنے کو ہیں تیار سب
سربکف آتے ہیں میداں میں فدایان رسولؐ

تھی منور جنگ مغلوبہ احد میں شمع دیں
اک حصار نور تھے واں سینہ چاکان رسولؐ

محسن انسانیت تھے سارے اصحاب بدر
میری جاں ان پر فدا سب تھے ہی خوان رسولؐ

میں کہ ہوں اک حضرتؓ حسان کا ادنیٰ غلام
کون ہوگا آجکل مجھ سا غزلخوان رسولؐ

پوری آب و تاب سے ہے آرزو میری گروں
کفر کے خرمن پہ بن کر شعلہ افشان رسولؐ

جا بجا ذکر حسیں ہے آپ کا قرآن میں
یہ نصائص ہی تو اختر ہیں نقیبان رسولؐ

Marfat.com

تذکرہ صحرا میں جس کی گلشن آرائی کا ہے
ہر زباں پر ذکر ہی اس مرد صحرائی کا ہے

خوشبوؤں کے درمیاں جو شور مدھم سا ہوا
جنت ہستی میں اس کی صوت رعنائی کا ہے

چہرہ اس کا مصحف نور سحر ام الکتاب
نقش ہر قلب و نظر پر اس کی زیبائی کا ہے

کل وہاں تھا آج روشن جبل فاراں پر ہوا
شعلہ برق تجلی طور سینائی کا ہے

جشن جو حور و ملائک میں ہوا اسریٰ کی شب
سرور کونین ہی کی وہ پذیرائی کا ہے

جس نے دیں مردہ دلوں کو زندگی کی فرحتیں
ہر جگہ پر ذکر ہی اس کی مسیحائی کا ہے

Marfat.com

خلوت غار حرا نے جلوتیں کر دیں عطا
معجزہ یہ سید عالم کی تنہائی کا ہے

کل تھے تنہا آج ہمرہ لشکر جرار ہے
مرحبا اعجاز حضرت کی شکیبائی کا ہے

کوئی بھی الجھن نہیں ہے یہ ذرا سا مسئلہ
دین حق سے آشنائی کا شناسائی کا ہے

وہ پہنچ جاتا ہے آخر منزل مقصود تک
تجربہ جس کو سفر میں آبلہ پائی کا ہے

دین حق پہنچاؤ ہر جا تھا یہی حکم نبی
تب سے ابتک سلسلہ یہ دشت پیمائی کا ہے

ہو نگاہ لطف پھر ہم پر رسول محترم
شور ہر جا ہم گنہ گاروں کی رسوائی کا ہے

Marfat.com

نہ فردوس بریں میں ہے نہ ہے وہ باغ رضواں میں
حیات افزا جو سایہ ہے رسولؐ اللہ کے داماں میں

سحاب رحمت عالم نے موسم ہی بدل ڈالا
کیا تبدیل صحراؤں کو پھر اس نے گلستاں میں

جو سیرت کے حسین و دل ربا منظر دکھاتا ہے
کیا تخلیق اس نے وہ شعور خاص انساں میں

وہ آئینہ کہ تھا جو حیرت نظارگی میں گم
نظر آنے لگا شفاف پھر وہ نور ایماں میں

کھچے جاتے تھے دل اس کی طرف جانے کشش کیا تھی
رسولؐ اللہ کی روشن جبیں میں روئے خنداں میں

جہاں میں جنت طیبہ کی روح پرور فضائیں ہیں
بہار جاں فزا ایسی کہاں ہے باغ رضواں میں

Marfat.com

توانا ہو گئے قلب و نظر روشن ہوا باطن
سرایت کر گیا جب نور ہی اس کا رگ جاں میں

خنک شبنم کی صورت اس لئے ہے چاندنی اس کی
مرے آقا کا سایہ ضوفشاں ہے ماہ تاباں میں

وہ ہے نور ہدایت بس' جہاں والوں میں کوئی بھی
نہیں ہے اس کا ثانی وہ ہے یکتا نوع انساں میں

ثنا کا حق ادا کیسے کروں کم علم ہوں میں تو
خدا نے نعت اس کی خود کہی ہے اپنے قرآں میں

خزاں رت میں وہ لایا ہے بہاروں کا شعور اختر
خرد کے پھول کھل اٹھے جہالت کے بیاباں میں

Marfat.com

ثنا کیا ہو سکے ہے انس و جاں سے
ملے توفیق رب دو جہاں سے

عقیدت اور ثنا کے پھول لے کر
اترتے ہیں فرشتے آسماں سے

بنی ہے بقعہ انوار دنیا
نزول رحمت رب جہاں سے

یہ مکہ ہے یہ ہے شہر محمدؐ
ہمیں نسبت ہے اس دارالاماں سے

معطر ہو گئی خلد سماعت
رسولؐ اللہ کے حسن بیاں سے

خوشا قسمت مرا قرطاس ہستی
مزین ہے کلام گل فشاں سے

وہاں پر جگمگائیں کہکشائیں
شب اسریٰ وہ گذرے تھے جہاں سے

جو منگتا خالی ہاتھ آیا تھا در پر
گیا وہ جھولیاں بھر کر وہاں سے

غلاموں کو شہنشاہی عطا کی
کوئی خالی نہ لوٹا آستاں سے

Marfat.com

جب ذکر نبی ہو محفل میں کافور اندھیرا ہوتا ہے
چھٹ جاتی ہے پھر تاریکی پر نور سویرا ہوتا ہے

صحرا کے جلتے دامن میں فردوس کا منظر ہے طیبہ
جنت کی ہوائیں چلتی ہیں سایہ بھی گھنیرا ہوتا ہے

اس شہر نبی پر شام و سحر اللہ کے پاک فرشتوں نے
ہوں قلب و نظر روشن جس سے وہ نور بکھیرا ہوتا ہے

سینے سے لگائے پھرتے ہیں جس مال کو ہم اس دنیا میں
سارا ہے خدائے واحد کا کب تیرا میرا ہوتا ہے

توحید کی روشن کرنوں سے جگمگ ہیں مدینے کی گلیاں
ہر آن وہاں پر اللہ کی رحمت کا بسیرا ہوتا ہے

صد رشک گلستاں جنت کی مخمور ہوائیں چلتی ہیں
روضے پہ رسولؐ اطہر کے خوشبو کا ڈیرا ہوتا ہے

Marfat.com

آپ آئے تو سمٹے سائے ہر سمت ظہور نور ہوا
ہر آنکھ کھلی شب بیت گئی اور نیند کا غلبہ دور ہوا

وہ برق تجلی لہرائی ماحول ہوا روشن جس سے
فاران کا ذرہ ذرہ پھر صد رشک کوہ طور ہوا

تھی اس میں فلاح انسانی جو کچھ بھی آپ نے فرمایا
ہر خطے میں فرمان نبی مقبول ہوا منظور ہوا

کب کس میں اتنی طاقت تھی ٹکراتا زور باطل سے
ہر شر کو کفر مٹانے کو اللہ کا نبی مامور ہوا

اقوام نے اس کو پرکھا ہے ہر لفظ وہ زریں ٹھہرا ہے
جو دہن مبارک سے نکلا کل عالم میں مشہور ہوا

کی اسکو عطا وہ سلطانی سلطان معظم بن کے گیا
منگتا جو آپ کے در کا تھا خاقان ہوا فغفور ہوا

یہ نام نبی سبحان اللہ تریاق ہے ہر بیماری کا
جب اسم محمد میں نے لیا ابلیس لعیں مستور ہوا

اس ذکر جلی سے محفل میں جنت کی خوشبو پھیل گئی
جب ان کی ثنا لب پر آئی ہر سایہ غم کافور ہوا

Marfat.com

غم کے مارے انسانوں کو تسکین دل و جاں ملتی ہے
جو آیا سایہ حضرت میں ہر کرب و بلا سے دور ہوا

اک گونہ سکوں محسوس ہوا مظلوم کو ظالم کے شر سے
جو آیا آپ کے سائے میں مامون ہے مسرور ہوا

سب لوگ نمازیں پڑھتے ہیں چھاؤں میں گنبد خضریٰ کی
اس پر بھی ہو اک نظر کرم اختر ہی کیوں مہجور ہوا

میخانہ یثرب کے خم میں کوثر بھی ہے تسنیم بھی ہے
توحید و رسالت کی مے سے، ہر میکش ہی مخمور ہوا

Marfat.com

رخشندہ تر ہے اسمِ نبی تابندہ نظر ہر گوہر سے
روشن ہے جہان آب گل اس صدق و صفا کے پیکر سے

احسان ہے ابن آدم پر لاریب رسولؐ اطہر کا
جوڑا ہے تعلق اس نے ہی انسان کا رب اکبر سے

صدیوں سے پیاسی خشک زمیں شاداب ہوئی سرسبز ہوئی
اللہ کی رحمت کے بادل گھر گھر آئے آ آ برسے

جاں پرور ہیں دیوار و در فردوس بریں کی خوشبو سے
جنت کو نکلتے ہیں رستے سرکار دو عالم کے گھر سے

خاتم تھے آپ کے آتے ہی ابواب نبوت بند ہوئے
تاحشر ملے گا درس بقا اب آیہ رحمت کے در سے

اک آفت بن کے چھائی تھی آویزش قیصر و کسریٰ کی
محفوظ نہ تھا کوئی بھی وہاں نہ اندر سے نہ باہر سے

اللہ کے نبی نے جان لیا مستقبل کا نقشہ کیا ہوگا
کیا کرتا کوئی اندازہ ہر آن بدلتے منظر سے

کام آ نہ سکا جب کوئی بھی محشر کے سلگتے میداں میں
سب سایہ داماں مانگیں گے اللہ کے پیارے حاشر سے

کچھ خوف نہیں ہے ہم کو تو اس گردش دوراں کا اختر
رکھتے ہیں سدا ہی پختہ تر ہم رشتہ اپنے محور سے

Marfat.com

اک ذکر رسول اکرم ہی ہر آتے جاتے دم سے ہے
سبحان اللہ سبحان اللہ دل شاداں ان کے غم سے ہے

رخسار و جبیں کا پرتو ہیں یہ مہر منور کی کرنیں
واللیل کا سارا حسن خفی اس زلف حسیں کے خم سے ہے

ہم چاہنے والے ہیں اس کے جو خاک نشیں بھی شاہ بھی ہے
ہم درویشوں کا ربط کسی پرویز سے ہے نہ جم سے ہے

صر صر بھی سلگتے صحرا پر برسی ہے شبنم کی صورت
سرکار کی سحر انگیزی یہ چشمان حسیں کے نم سے ہے

ناموس نبی پر کٹ مرنا مقصد ہے میری ہستی کا
کفار سے مجھ کو کیا مطلب یہ جنگ مری شاتم سے ہے

یہ ذکر و فکر کی تابش ہی اک کیف مسلسل دے گی تجھے
امید بہاراں گلشن میں وابستگی پیہم سے ہے

توفیق عطا ہو دیں کی جسے اس ہی سے وقار ملت ہے
یہ دین ہے دینے والے کی نہ تم سے ہے نہ ہم سے ہے

تحریک نہ ہو تو موجیں بھی دریا سے لپٹ کر سو جائیں
دریا میں پیدا مدو جذر لہروں کے زیر و بم سے ہے

Marfat.com

تسکین دل کو ملتی ہے شیریں کلام سے
اللہ کے نبی پہ درود و سلام سے

یہ اسم پاک وجہ فروغ حیات ہے
روشن ہے کائنات محمدؐ کے نام سے

اسریٰ کی رات جشن طرب عرش پر ہوا
اللہ نے بلایا بڑے اہتمام سے

صادق بھی تھے امین بھی خیر البشر بھی تھے
ہر اک نے ان کا نام لیا احترام سے

اک لمحہ بھی قیام جہاں آپ نے کیا
لہرائی خوشبوؤں کی فضا اس مقام سے

کیسے پہنچ سکیں گے وہ رب کریم تک
واقف نہیں جو لوگ رسولؐ انام سے

وہ جس کے دل میں آئے پئے اذن عام ہے
کوثر اٹد رہی ہے رسالت کے جام سے

ہیں آبرو یہ میرے وطن مرے دین کی
جو لوگ آرہے ہیں نظر ہم کو عام سے

Marfat.com

سید عالم کے یاروں ماہ پاروں کو سلام
گلشن طیبہ کے پھولوں گلعذاروں کو سلام

راہ حق میں وہ جنہوں نے اپنی جانیں پیش کیں
سید ابرار کے ان جاں نثاروں کو سلام

جو کبھی گرنے نہ دیتے تھے کسی کمزور کو
سرور کون و مکاں کے ان سہاروں کو سلام

جگمگاتے ہیں نگار وادی طیبہ پہ جو
صورت افشاں جو بکھرے ہیں ستاروں کو سلام

جن کے سائے میں کبھی آرام کرتے تھے نبی
وادی یثرب میں پھیلی شاخساروں کو سلام

جو سدا گرتے رہے ہیں کفر کے کھلیان پر
مرحبا ان برق پاروں شہ سواروں کو سلام

ہر کڑی افتاد پڑنے پر رہے جو پاسباں
قلعہ اسلام کے ان سب حصاروں کو سلام

Marfat.com

اپنے پہلو میں سفینوں کو جو دیتے ہیں پنہ
مرحبا ان بحر احمر کے کناروں کو سلام

بن گئے ہیں جو مسلمانوں کے دل کی دھڑکنیں
مسجد نبوی کے ان رنگیں نظاروں کو سلام

جو جلال سید عالم کے تھے آئینہ دار
دین کے ان سرفروشوں شہر یاروں کو سلام

جن کی خوشبو شرق سے تا غرب ہے پھیلی ہوئی
کشور اسلام کے ان مرغزاروں کو سلام

جن سے ہے آباد اختر شہر قرطاس و قلم
صاحب عالم کے ان سیرت نگاروں کو سلام

Marfat.com

شب معراج را از مہر و مہ رخشندہ تر بینم
خوشا امشب چراغاں بر سر دیوار و در بینم

یکے از روزن تخیل جان عالم را
سراج نور یزدانی بکف آں راہبر بینم

بہر جا عظمتیں بینم ز جبل و دامن صحرا
بہر ذرہ بہر قعدہ خدائے بحر و بر بینم

بہر گلشن مرائند طوطیاں نغمات دلکش را
بہر غنچہ بہر گل حسن یکتا سر بسر بینم

ضیائے ہفت رخشاں از فروغ رحمت عالم
تراشد بر ردائش ۔ صدہا خورشید و قمر بینم

شمائل بافضائل ساختند ایں حسن کامل را
جمال صاحب عالم بانداز دگر بینم

ثنائے خواجہ گیہاں چوں آید برلبم اختر
قصائد را بحمد پاک ہم شیر و شکر بینم

Marfat.com

جناب فارانی' سیرت طیبہ پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں۔ چنانچہ سیرت اطہر کے بہت سے اہم پہلوؤں کو موضوع نعت بناتے ہیں۔ وہ بیان سیرت کو فنی حسن اور ذاتی وابستگی سے ادب عالیہ کے درجے پر فائز کی مہارت رکھتے ہیں۔

سلیم اختر فارانی کی نعت میں جدید نعت کا ہر رنگ اور ذائقہ ملتا ہے۔ اس طرح وہ عصر حاضر کے نمائندہ نعت نگار بن کر سامنے آتے ہیں اور اپنی شناخت ہی اپنی نعت نگاری کو قرار دیتے ہیں۔

ان کی ثناء ہی صاحبو پہچان ہے مری
مدحت نگار صاحب لوح و قلم ہوں میں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ان کی اور اس عاجز کی یہی پہچان آخرت میں بھی قائم رہے۔

حفیظ تائب

سلیم اختر فارانی کی نعت روایت کی تمام اعلیٰ خصوصیات کی حامل ہے لیکن اس کا نمایاں ترین وصف عقیدت' محبت اور احترام کی وہ فضا ہے جو محض جذبے سے نہیں بلکہ عقل و شعور کو اولیت دینے سے قائم ہوتی ہے۔

سلیم اختر فارانی ایسے نعت گو شاعر ہیں۔ جن کے نام سے نعت میں محبت' عقیدت اور احترام کی وہ اعلیٰ ترین روایات زندہ ہیں۔ جن کو شعور کی مکمل تائید حاصل ہے۔ جناب فارانی نے اپنے قلم کو جس احتیاط سے ہر طرح کی فکری لغزش سے محفوظ رکھا ہے اس کی مثالیں ہمارے ہاں آج بہت زیادہ نہیں ملتیں۔ ان کے ہاں محبت اور عقیدت اندھے جذبے نہیں ہیں بلکہ شعور کے نور سے منور اور مصفی جذبے ہیں جن کی بنیاد احترام پر قائم ہے۔ فارانی صاحب کی نعت' حضور اکرمؐ کی ذات اقدس کی صفات اور ان کے ظہور کے ان ثمرات و اثرات اور انعامات کو موضوع بناتی ہے جو انسان کو کردار کی عظمت سے روشناس کراتے ہیں ہم لاکھ علامات و استعارات کا سہارا لیں رسول اکرمؐ سے محبت کے اظہار کے اس پیرائے کو میرا شعور کسی بھی صورت میں تسلیم کرنے کو تیار نہیں جو عام غزل کے محبوب کے لئے مخصوص ہے۔ میں اس سلسلہ میں اس رائے سے متفق ہوں کہ

Marfat.com

"ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر"

جناب فارانی نے احترام رسولؐ اور پھر عقل و شعور کو جو اہمیت دی ہے اس نے ان کی نعت کو قدیم و جدید دونوں زمانوں کے شاعرانہ حسن اور روح عصر سے آراستہ کر دیا ہے۔ ان کے ہاں شعور ہی نہیں سائنسی شعور کا عکس بھی ملتا ہے۔ مثلاً درج ذیل شعر میں زمین سے چاند اور دوسرے ستاروں اور سیاروں کے فاصلوں کا شعور سائنسی اور علمی روایت کا عکاس ہے۔

ے چاند کیا چیز، ثریا سے پرے تیرا گزر
گردش ارض و سما تیرے اشارے پر ہے

ہماری نعت ہی نہیں بلکہ ساری شاعری کو ایسے شاعروں کی اشد ضرورت ہے جو جناب سلیم اختر فارانی کی طرح ادب و احترام اور شعور و خرد کی اعلیٰ ترین اقدار کے علمبردار ہوں۔

ڈاکٹر عرش صدیقی

سلیم اختر فارانی کی نعت کی ایک خصوصیت اِن کی سیرت نگاری بھی ہے سیرت کے سلسلے میں عہد نبوی کے تاریخی عوامل اور تاریخی مقامات پر بھی انہیں بڑی دسترس معلوم ہوتی ہے وہ ان دونوں اجزاء کو بڑی مہارت سے اپنی نعتوں میں شامل کرتے چلے جاتے ہیں اس طرح ان کی نعتیں غزل اور مثنوی نگاری کا امتزاج بن گئی ہیں اور معاملہ دو آتشہ سا ہو گیا ہے یہ کیفیت آپ کو نعت نگاروں میں بہت کم ملے گی۔

پروفیسر اسرار احمد سہاوری

اختر کی نعت گوئی کا زیادہ تر اظہار غزل کی ہیت کے حوالے سے ہوا ہے۔ ان کی نعت گوئی حب رسول اکرم ﷺ کے بیان سے لے کر سیرت و پیغام نبوت اور بنی نوع انسان پر حضورؐ اکرم کی تعلیمات اور سیرت و کردار کے تذکار مبارک اور فیوض و برکات کے مضامین سے ثروت مند ہے۔ انہوں نے اپنی نعت گوئی میں محبت و شیفتگی کے اظہار کے ساتھ ساتھ منصب رسالتؐ کے پہلو کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ اسی سبب ان کی نعت گوئی رسمی نعت گوئی نہیں۔ حقیقی نعت گوئی کے میلانات سے عبارت ہے۔ مقام مسرت ہے کہ ان کا فن طیب رو ہے اور ان کی افتاد طبع کی نسبت ذات ختمی مرتبتؐ سے ہے۔

Marfat.com

عصر حاضر کی نعت گوئی میں گوجرانوالہ کے نعت گو شاعروں نے نمایاں اضافہ کیا ہے۔ یہ اضافہ ایک جداگانہ مطالعہ کا متقاضی ہے۔ اردو نعت کے موجودہ منظرنامے میں کئی اہم اور معتبر نام اسی شہر کی عطا ہیں اس مجموعہ نعت کی اشاعت اس شہر کے اثاثہ نعت میں ہی ایک خوشگوار اضافہ کا درجہ نہیں رکھتی اپنی فکری و فنی خوبیوں کے سبب نعت گوئی میں بھی ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔

ڈاکٹر ریاض مجید

سلیم اختر فارانی چونکہ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں اور غزل نے انہیں نعت گو بنایا اس لئے ان کی نعت زود گوئی کے تیز رفتار حربے سے بچی رہتی ہے اور گہرے تعمق اور انہماک سے شعر کہنے کی عادت تخلیقیت کے در نایاب سے انہیں نوازتی رہتی ہے اور ہر شعر نعت کے تازہ ذائقوں کا اظہار کرتا ہے۔

جناب سلیم اختر فارانی ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔ غزل و نظم کے علاوہ ان کا میدان سخن حمد و نعت بھی ہے۔ وہ ان چند خوش نصیب لوگوں میں شامل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دیدہ بینا کے ساتھ ساتھ دل بیدار بھی عطا کیا ہے اور وہ عشق رسولؐ کی دولت بے پایاں سے سرشار ہیں۔ چنانچہ انہیں نعت گوئی میں بھی ایک امتیاز خاص حاصل ہے۔ ان کے نزدیک نعت جہاں مدح رسولؐ کا نام ہے وہاں اس سے مراد اس منور و معطر کیفیت کا اظہار بھی ہے جو ایک سچا عاشق رسولؐ اپنے قلب و جاں کی پہنائیوں میں محسوس کرتا ہے۔ اسی معطر و منور کیفیت کو انہوں نے نعت کے دلکش پیرائے میں پورے فنی و معنوی حسن کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

قرآن پاک کی آیات کا منظوم ترجمہ ایک ایسی عظیم سعادت ہے جس پر وہ بجا طور پر ناز کر سکتے ہیں۔ ان کے یہاں آیات الٰہی کا تقدس و تجمل جب شعریت کے پیکر میں ڈھلتا ہے۔ تو یہ اعجاز فن کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ میری دعا ہے کہ ان کے کلام پر نور کو قبولیت کا وہ اعزاز حاصل ہو جو ان کے لیے دین و دنیا کی سرخروئی کا باعث ہو۔

حسین سحر

سلیم اختر فارانی خوش بخت ہیں کہ کمال شعریت کو جمال مصطفوی علیہ التحیۃ الثناء کے جلووں میں گم کر کے فقط عشق حضورؐ ہی کے حوالے سے اپنی ہستی کا سراغ ڈھونڈتے ہیں۔ حدی خوانی کی توانائی رکھنے والی آواز' حسرت عرض تمنا کو استغاثہ امت کے پیش

Marfat.com

نظر میں کہہ دینے کا انداز، عجز و نیاز کی جلوہ گری، عشق حضورؐ کی وسعتوں میں ان کی خود سپردگی، ادب و احترام کا وہ عالم کہ لرزیدہ لفظوں کے روپ میں شاعر کی احتیاط شعری خمیدہ سر نظر آئے۔ محبوب دو عالم کے حضور حسیں تر فکری ارمغان، پاکیزہ الفاظ، حسین تراکیب، دلکش لہجہ، جاذب فکر آہنگ، جذبات عقیدت کی کہکشاں کہ جس میں سیرت و صورت حضورؐ کی لمعہ افشانی نظر آئے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے قسام فطرت سے یہ تمام اسالیب حضور علیہ السلام ہی کے لئے مستعار لئے ہیں۔ **پروفیسر محمد اکرم رضا**

سلیم اختر فارانی نے ضیائے ہفت رخشاں میں اپنی عقیدت و محبت کے جو چراغ روشن کئے ہیں ان کی روشنی نے فضائے ادب کو بقعہ نور بنا دیا ہے۔ سرکار دو عالم سے وابستگی ان کی نعتوں کا اعزاز اور ان کے عشق کی معراج ہے۔ وہ اپنی نعت میں نبی محترم کی بے مثال ہستی کے سیرت و کردار کی چاندنی کو الفاظ کا روپ دے کر ہمارے سامنے لاتے ہیں اور ہمارے ویرانہ حیات کو جگمگاتے ہیں۔ **سجاد مرزا**

"نغمہ فاراں" کے بعد "ضیائے ہفتِ رخشاں" سلیم اختر فارانی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس میں شامل کلام کو پڑھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں زبان و بیان پر پوری قدرت حاصل ہے وہ نہایت سادہ پیرائے اور خوبصورت انداز میں حسن ابلاغ اور سلیقہ اظہار کا مظاہرہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی نعت کے ذریعے سے عشق رسولؐ کی لازوال دولت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت بتایا ہے۔ ان کی نعت سرائی میں والہانہ پن کی کیفیات جابجا نظر آتی ہیں وہ اپنے فکر و فن کو مدح و ثنا کے حوالے سے منور و تابندہ کرتے ہیں۔ جذب و کیف کے معنبر لمحوں نے ان کی نعت کے ہر ہر لفظ کو گلہائے تازہ کا لبادہ اوڑھا دیا ہے۔ یوں "ضیائے ہفت رخشاں" میں شامل نعت کے تمام رنگ عقیدت و محبت کے آئینہ دار بن کر ہمارے تشنہ محبت دل کے لئے چاہت کا اعتبار اور ہماری بے اماں روح کے لئے سرشاری کا ساماں بہم پہنچانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ **محمد اقبال نجمی**

Marfat.com

Marfat.com

سلیم اختر فارانی نے اردو نعت کے تمام تر رجحانات سے استفادہ کر کے اپنی جداگانہ راہ نکالی ہے ان کا انفرادی اسلوب گزشتہ ربع صدی سے پاکستان میں مسلسل ارتقاء پذیر فن نعت کا آئینہ دار ہے۔ حفیظ تائب

سلیم اختر فارانی کی نعت روایت کی تمام اعلیٰ خصوصیات کی حامل ہے لیکن اس کا نمایاں ترین وصف عقیدت، محبت اور احترام کی وہ فضا ہے جو محض جذبے سے نہیں بلکہ عقل و شعور کو اولیت دینے سے قائم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر عرش صدیقی

سلیم اختر فارانی کی نعت کی ایک خصوصیت ان کی سیرت نگاری بھی ہے سیرت کے سلسلے میں عہد نبوی کے تاریخی عوامل اور تاریخی مقامات پر بھی انہیں بڑی دسترس معلوم ہوتی ہے وہ ان دونوں اجزاء کو بڑی مہارت سے اپنی نعتوں میں شامل کرتے چلے جاتے ہیں اس طرح ان کی نعتیں غزل اور مثنوی نگاری کا امتزاج بن گئی ہیں اور معاملہ دو آتشہ سا ہو گیا ہے یہ کیفیت آپ کو نعت نگاروں میں بہت کم ملے گی۔ پروفیسر اسرار احمد سہاوری

سلیم اختر فارانی ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔ غزل و نظم کے علاوہ ان کا میدان سخن حمد و نعت بھی ہے۔ وہ ان چند خوش نصیب لوگوں میں شامل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دیدہ بینا کے ساتھ ساتھ دل بیدار بھی عطا کیا ہے اور وہ عشق رسولؐ کی دولت بے پایاں سے سرشار ہیں۔ چنانچہ انہیں نعت گوئی میں بھی ایک امتیاز خاص حاصل ہے۔ پروفیسر حسین سحر

سلیم اختر فارانی نے ضیائے ہفت رخشاں میں اپنی عقیدت و محبت کے جو چراغ روشن کئے ہیں ان کی روشنی نے فضائے ادب کو بقعہ نور بنا دیا ہے۔ سرکار دو عالم سے وابستگی ان کی نعتوں کا اعزاز اور ان کے عشق کی معراج ہے۔ وہ اپنی نعت میں نبی محترم کی بے مثال ہستی کے سیرت و کردار کی چاندنی کو الفاظ کا روپ دے کر ہمارے سامنے لاتے ہیں اور ہمارے ویرانہ حیات کو جگمگاتے ہیں۔ سجاد مرزا

"نغمہ فاراں" کے بعد "ضیائے ہفت رخشاں" سلیم اختر فارانی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس میں شامل کلام کو پڑھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں زبان و بیان پر پوری قدرت حاصل ہے وہ نہایت سادہ پیرائے اور خوبصورت انداز میں حسن ابلاغ اور سلیقہ اظہار کا مظاہرہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی نعت کے ذریعے سے عشق رسولؐ کی لازوال دولت کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت بتایا ہے۔ ان کی نعت سرائی میں والہانہ پن کی کیفیات جا بجا نظر آتی ہیں وہ اپنے فکر و فن کو مدح و ثنا کے حوالے سے منور و تابندہ کرتے ہیں۔ جذب و کیف کے معنبر لمحوں نے ان کی نعت کے ہر ہر لفظ کو گلہائے تازہ کا لبادہ اوڑھا دیا ہے۔ یوں "ضیائے ہفت رخشاں" میں شامل نعت کے تمام رنگ عقیدت و محبت کے آئینہ دار بن ہمارے تشنہ محبت دل کے لئے چاہت کا اعتبار اور ہماری بے اماں روح کے لئے سرشاری کا ساماں بہم پہنچانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ محمد اقبال نجمی

Marfat.com